یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر شائع ہوتا ہے

تار کا پتہ: اہلحدیث امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جاں مسلم داشتن

اخبار

اہلحدیث

امرتسر

نمبر ۷ — جلد ۱۰

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے۔

(۲) بیرنگ ڈاک وغیرہ جلد واپس ہوگی۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصول ڈاک آنے پر واپس ہو سکینگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ للعہ
روساء و جاگیرداران سے ” للعہ
عام خریداران سے ” سعہ
” ” ششماہی ۔ عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس
” ” ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

امرتسر مورخہ ۳ محرم الحرام ۱۳۳۱ ہجری مطابق ۱۳ دسمبر ۱۹۱۲ء یوم الجمعہ مبارک

ایک واجبی شکایت
اور
اوسکا جواب

اہلحدیث مورخہ ۲۰ نومبر میں ہم نے ایک مضمون لکھا تھا "ترکی جنگ کا اثر اسلامی دنیا پر" اوس میں ظاہر کیا تھا کہ اس جنگ نے اسلامی دنیا میں تمام خیالی تفرقے دور کرکے سب مسلمانوں کو ایک رنگ میں رنگ دیا ہے اسلیئے لازمی نتیجہ تھا کہ اہلحدیث کے بہی خواہ بھی اسی رنگ میں رنگے ہوتے الحمد للہ ہمارا خیال صحیح ثابت ہوا ہمارے ناظرین اس رنگ میں ایسے رنگے ہوئے ہیں کہ ہم کو اس رنگ میں پھیکا سمجھکر ہم پر خفا ہو رہے ہیں۔ آج ایک خط اپنے دوست مولوی محمد سورتی کا نقل کرتے ہیں جس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ مولوی صاحب موصوف میں کس قدر ہمدردی اور جوش ہے۔ اللہ اللہ فاروقی صفت میں رنگے ہوئے نظر آتے ہیں۔ فرماتے ہیں:۔

جناب مولانا آپ کو اخبار کے متعلق واجبی خیال میں نے چند دن پہلے لکھا تھا۔ اور اب پھر لکھتا ہوں کہ نہایت افسوس کی بات ہے کہ دنیائے اسلام میں اس قدر مصائب و آفات ہیں کہ الامان الامان مگر ہائے افسوس کہ ہم اہلحدیث جن کو اتباع شریعت کا سب اہل ملت سے سوا دعوےٰ ہے۔ اس امداد و اعانت میں کچھ بھی معتدبہ حصہ نہیں لیتے جس میں ہمارے بھائی کوشاں ہیں اور اپنی معمولی اغراض یا ضروری محدود اغراض کے لئے بہت کچھ ہاتھ پیر ہلاتے ہیں۔ مگر اس اسلامی سلطنت کی امداد اور مسلمان مجروحین و شہداء کی کچھ بھی خبرگیری کی بابت کوشش نہیں کرتے۔ مولانا اہلحدیث اخبار کے لئے یہ ایک بہت بڑا عیب ثابت ہوا ہے جس کا جواب کچھ نہیں ہے اور فنڈوں کے لئے اخبار میں کوشش کرتے ہیں مگر آجتک مجروحین طرابلس اور مجروحین بلقان و شہداء کی بابت آپنے کوئی باقاعدہ فنڈ نہیں کھولا ورنہ ایک معتدبہ رقم اہلحدیث بھی فراہم کرکے اپنی ہمدردی اور اخوت و حیات کی شہادت دیتی۔ افسوس کہ اب بھی وقت تھوڑا سا ہے اگر کوشش کی جاوے تو بہت کچھ متوقع ہے۔

اہلحدیث۔ مولوی صاحب کے جوش کی ہم قدر کرتے ہیں مگر موصوف کو شائد معلوم نہیں کہ آجتک ہمارا یہ طریقہ رہا کہ جس قسم کی امداد آتی رہی وہ کبھی اخبار زمیندار کے دفتر میں کبھی وکیل کے دفتر میں کبھی انجمن ہلال احمر یا انجمن اسلامیہ امرتسر کی معرفت بھیجتے رہے۔ اہلحدیث میں اس فنڈ کو اس لحاظ سے نہیں کھولا کہ متعدد مواقع میں فنڈ کھولنے کی حاجت نہیں دینے والوں کو تو علم ہے کہ کہاں دینا چاہئے۔ لیکن اب جو مولوی صاحب اور بعض دیگر احباب بھی اس

اخبار مسلمان جو ایک ہفتہ وار اخبار ہے جس میں اسلام کی خوبیاں اور مخالفین اسلام کے اعتراضات کے جوابات درج ہوتے ہیں زیر ایڈیٹری مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل
قیمت سالانہ عام سے ۱۲؎ خریداران اخبار اہلحدیث سے ۸؎ ممالک غیر سے خریدار اخبار اہلحدیث سے ... پتہ:- منیجر اخبار اہلحدیث و مسلمان امرتسر

AsliAhleSunnet.com

تجویز کے محرک ہوئے ہیں اسلئے اہلحدیث میں بھی یہ فنڈ باقاعدہ کھولا جاتا ہے۔ جو صاحب چاہیں دفتر اہلحدیث میں شرکی چندہ بھیجا کریں۔ یہاں سے براہ راست یا انجمن اسلامیہ کے ساتھ ملا کر بھیجا جائیگا انشاء اللہ۔

آجتک جتنی رقوم معرفت انجمن اسلامیہ بھیجی گئیں انکی گوشتہ جمع مبلغ دوسو نناوے روپے ۲ رپے اس کے بعد مبلغ سات روپیہ مرسلہ مولوی دوست محمد صاحب جالندھری پہونچے۔ آئندہ بھی جو رقوم آویگی اونکا حساب درج ہوتا رہیگا۔ انشاء اللہ تعالے۔ ~~

نا~~ل مولوی محمد صاحب کا غصہ تمام جماعت اہلحدیث پر بے جا ہے یا اون کو معلوم نہیں کہ اہلحدیث اپنے طور پر برابر چندہ دے اور دلا رہے ہیں۔ دہلی وغیرہ مقامات سے جو بہت بڑی رقمیں چندے کی گئی ہیں۔ اونمیں اہلحدیث کانفرنس کے معزز ممبر بلکہ عہدہ داران بھی چندہ جمع کرنے میں بڑے سرگرم شریک ہیں اور مقامات پر بھی ایسے ہی دیکھے جاتے ہیں جماعت اہلحدیث اور اخبار اہلحدیث ایک نہیں بلکہ دونوں کے مصداق الگ الگ ہیں۔

اہلحدیث کانفرنس اور میلہ چھتر سون پور

از شیخ محمد اطہر صاحب

ہماری آرزو اور تمنا رب العالمین نے مدتوں کی پوری کی یہ کہ ہندوستان میں میلہ چھتر جو ایک بے نظیر مجمع ہوتا ہے اور ہنود کا بہت بڑا اشنان گاہ ہے اوسمیں اہلحدیث محمدی جماعت کی طرف سے اسلام کی اشاعت اور تبلیغ کا پورا انتظام ہو کرے چنانچہ اس بنا پر اہلحدیث کانفرنس میں تحریک کی گئی الحمدللہ بہت اچھی طرح اسکی اجابت ہوئی اور ہمارا مدعا پورا ہوا جناب مولانا مولوی حکیم عبید الرحمٰن صاحب اور مولوی الہ دین صاحب اہلحدیث کانفرنس کی طرف سے پہونچ گئے سلسلہ اشاعت تبلیغ اسلام کا شروع کیا چنانچہ بروز یکشنبہ ۲۴۔ نومبر ۱۲ء انگریزی بازار میلہ میں اونکا پہلا بیان توحید باری تعالے میں ہوا اور جسمیں خدا کی پوجا کے اقراری اور مورتی پوجن سے متنفر بہت ہندو پائے گئے اور بعض نے زبانی اقرار کیا کہ مورتی پوجن ایک لغو شے ہے۔ ایک خدا ہی کی پوجا اور بندگی چاہیئے اس بیان کو اس پر ختم کیا گیا کہ دنیا میں سچا مذہب وہی ہے جس میں ایک خدا کی پوجا بندگی تعلیم کی جاوے اور اوس مذہب میں خدا کی سچی کتاب اور سچے عبادت کے طریقے بتلانے والی موجود ہو۔ دوسرا بیان بروز دوشنبہ ۲۵۔ نومبر پھر مقام مذکور میں ایک بیان توحید باری میں ہوا اور مورتی پوجن کی خوب تردید کیا گیا۔ دوسرا بیان ایک دوسرے موقع مقام چڑیا بازار کے ابتدائی شاہراہ پر ہوا جس میں بعض ہندو نے کھڑے ہوکر خوب سنا اور زبان سے اقرار کیا۔ ایک پرمیشر نرا کار کی ہی بندگی و پوجا چاہیئے۔ تیسرا بیان مینا بازار میں ہوا جسمیں ابتدا توحید سے کی گئی اور یہ مدلل بتلایا گیا کہ سواء قرآن کریم کے دنیا میں کوئی سچی کتاب خدائی راہ بتلانے والی نہیں ہے اور نہ دنیا میں سواء اسلام کے کوئی سچا مذہب ہے اور یہ بیان دو گھنٹے تک ہوتا رہا اور ہندوؤں کا خوب مجمع رہا اور سوالات کے جواب بھی ہندوؤں کو دیئے گئے ارمان یہ رہا کہ ہندو صاحبان کچھ اور اعتراض کرینگے۔ مگر یا تو شرما کر چلدیئے یا چپ ہوکر کھڑے رہے اور ۲۶۔ نومبر کو پہلا بیان انگریزی بازار میں جناب مولوی محمد حاذق صاحب وکیل مدرسہ احمدیہ آرہ کا ہوا توحید پر ماشاءاللہ خوب تقریر فرمائی اور کیوں نہو توحید کا مسئلہ ایسا پرزور ہے جس کے سامنے ہر مذہب والے اسلام کے غلام ہیں اور بحث مباحثہ میں ہمیشہ مونہہ کی کھاتے رہے۔ مولوی صاحب ممدوح نے اپنے بیان کو نہایت اور انتہائی انسانی حالات کے معاملہ پر ختم کیا پھر اوسی جگہ سفیر آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس (محمدی) دہلی موصوف کا بیان ہوا اور انہی بھی توحید کا خوب عقلی و مذہبی دلائل کو مزین کرکے ہر مذہب والے سے مطالبہ کیا کہ اپنی اپنی کتابوں سے ثابت کردیں کہ ہم کو دوسرے کی بندگی کے لئے حکم ہوا ہے اور یہ بھی بہت بڑے دعوے سے ہر مذہب والے کو اعلان کیا کہ بھلا ہر مذہب کے مقتداؤں پر فرض ہے کہ یہ ثابت کردیں کہ قرآن کریم کے سواء اور دوسری کتاب بھی اور خدا کا حکم نامہ ہے اور یہ بہت طول طویل بیان کو اس پر ختم کیا گیا کہ سچا مذہب دنیا میں وہی ہے کہ ایک خداوند تعالے کی عبادت کے طریقے بتائے اور سچے خدا کی کتاب بھی رکھتا ہو اور یہ سواء اسلام کے کوئی دین مذہب نہیں کرسکتا چنانچہ اہل اسلام کی آواز سے ہنود پر بھی یہ اثر پڑا کہ مورتی پوجن کو برا کہنے لگے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ اسیطرح ہوتے ہوتے سب مسلمان ہوکر اسلام قبول کرینگے اور جھوٹے مذہب کو چھوڑ دینگے۔ پھر مینا بازار میں بھی بیان سفیر صاحب نے کیا جسمیں توحید کا اول بیان کرکے ہنود کے بعض غلط طریقوں کو بیان کیا۔ پھر ہندوؤں کے اس الزام کا جواب دیا کہ مسلمانوں نے گایوں کو بہت کھانا اور مارنا شروع کیا۔ گھی دودھ گراں ہوگیا اور گایوں کی قیمت بہت بڑھ گئی اس کا جواب ایسا دندان شکن دیا گیا کہ سامعین اہل اسلام تو پھڑک گئے اور بہت خوش ہوئے اور ارزاں گھی دودھ کھانے پینے کی تدبیر اور گائے بھینس ارزاں قیمت پر لینے کی تجویز ایسی بتائی کہ اوس کا بھی کسی ہنود کے پاس جواب نہ تھا اور نہ کوئی اہل اسلام اس سے بڑھکر کہیگا اور اسکا بھی دندان شکن اور الزامی اعتراض قائم کیا گیا کہ ہنود کی مذہبی کتاب وید سے کوئی تعلیم یہ نہیں ہے کہ مسلمانوں کا کھانا نامست کھاؤ اور اس کی ایک وجہ خاص ایسی بتائی کہ اکثر ہندو شاکر مان گئے اور بعض بعض کبیدہ بھی ہوئے مگر اونکے ہی بھائی ہندوؤں کو جب مانکر سکوت کرنا پڑا تو لاچار ہوگئے اس بیان پر سامعین اہل اسلام بہت نازاں و خوش تھے اس بیان کا اختتام اس اعلان پر ہوا کہ قرآن کریم سچی کتاب آسمانی خداوندی صحیفہ ہے اور اسلام سچا دین خدا کا مقرر کیا ہوا ہے اسکے سوا کوئی دین سچا نہیں اور نہ کسی کے پاس خداوندی صحیفہ موجود ہے ورنہ ہمارے دلائل اور سوالات کا ہر مذہب کو آزادی کے ساتھ جواب دینے کا موقع اور حق ہے۔ ہر مذہب والے پر ہمارا قرض ہے اس کو جواب سے ادا کریں۔

ف ان سطور لکھنے کے بعد رقم عہ ۱۲ ازجماعت اہلحدیث موضع رجہت ضلع گیا مرسلہ سید اصغر علی صاحب پہونچی جس میں [illegible]

روز چہار شنبہ ۲۶ نومبر پھر سفیر صاحب کا بیان انگریزی بازار میں توحید باری تعالیٰ پر شروع ہوا عیسائی مردوں اور عورتوں یورپین نے بھی سننے کا حصہ لیا بلکہ دو نو عمر یورپین اور دو یورپین لیڈی بہت غور سے سنتے تھے اوس وقت قرآن کی سچائی اور اوس کی ضرورت اور خداوندی قانون ہونیکا عجیب پر لطف بیان تھا یہاں تک کہ یورپین لیڈی بھی قبل بیان سے علیحدہ ہونے کے وقت مولانا حکیم مولوی عبید الرحمن صاحب کو محبت اور عقیدت سے دیکھتی تھیں۔ انگریزی بازار کے موقع پر بیان میں ایک ہندو مذہب گوشت خوری پر معترض ہوا اور ایک نوعمر اس کی تائید میں کھڑا ہوا نرمی سے گفتگو رہی اس قدر کہا گیا کہ ہندو مذہب اپنی گفتگو ختم کرنا نہ چاہتا تھا اور یہ بتلا رہا تھا کہ میں جاننا چاہتا مجھکو ضرورت ہے اسی اثنا میں ایک تیسرا اور بولا اوس کو جواب دیا گیا یکدم ساکت ہو کر کچھ ٹھہر کر چلا گیا مگر وہ نوعمر نے کچھ ٹھہرا اسکا یہ نتیجہ ہوا کہ اوسکو اپنی زبان سے اقرار کرنا پڑا کہ ہندوؤں میں وید کا علم نہیں ہے اور نہ اسکا کوئی پڑھنے پڑھانے والا پنڈت ہے جس پر سفیر صاحب کو بہت اچھا الزامی اعتراض کا موقع ملا اور کئی بیان میں اسکو پیش کیا کہ تم خود اپنی کتاب سے بے خبر ہو تمہارے مذہب کا کوئی ٹھکانا نہیں

دوسرا بیان بھی مینا بازار میں سفیر صاحب کا ہوا اوس میں ہندوؤں کو بہت الزامی اعتراض کا مورد بنا کر جواب طلب کئے اور حاضرین ہنود بعض بعض اپنی زبان سے تسلیم کرتے تھے اور اپنی غلطی کو مانتے تھے ایک پنڈت سناتن دھرم بھی اسی اثنا میں اگر کچھ فاصلہ سے اپنا بیان کرنے لگا اور مذہبوں کا بیان کرتے ہوئے یہ کہا کہ چار مذہب ہندوستان میں ہے ایک مذہب مسلمان جس کا مطلب یہ ہے کہ مسلم ایمان۔ اور دوسرا مذہب ہندستان جس کا مطلب یہ ہے کہ سناتن دھرمی ہیں و تیسرا مذہب کرسٹان جس کا مطلب ہے کہ برشٹ۔ اور چوتھا مذہب ہے آریہ۔ قبل ختم ہونے بیان مولانا صاحب کے وہ ختم کر کے چلا گیا۔ پھر دوسرا بیان بعد مغرب مینا بازار میں شروع ہوا اور مورتی پوجن اور شرک کی خوب جڑیں اکھاڑی گئی جسپر دو شخصوں سے کچھ گفتگو بھی ہوئی۔ ایک شخص تو اس بات تسلیم کرتا تھا کہ مورتی پوجن بیجا ہے دوسرا شخص بڑے جوش میں مورتی پوجن کو اپنی عقل سے درست بتلانے لگا اور یہ کہا جبکہ سیاہی اور قلم سے ملکر ایک حرف کاغذ پر ہو جاتا ہے پھر اوس کو سیاہی نہیں کہتے بلکہ حرف کہتے ہیں اسی طرح مٹی سے جب مورتی کسی کی بنائی گئی تو اب وہ مٹی نہیں رہی بلکہ جس کی مورت بنائی گئی وہی ہو گیا۔ اسپر جناب مولانا عبید الرحمن صاحب سفیر نے کہا کہ بس اب وہ مورت خدا ہو گئی اوسنے کہا ہاں۔ اسپر سفیر صاحب نے یہ جواب دیا کہ تمہاری مورت بنا کر تمہارے بچوں اور گھر والیکو کہا جاوے کہ یہ وہی ہے تو وہ مان لینگے اور ایک گھوڑے کی اگر مورت بنائی جاوے تو اوس پر کوئی سوار ہو کر اپنے مقصود کو پہونچ سکتا ہے اسپر پیٹھ پھیر کر چلدیا حالانکہ بعض حاضرین نے کہا کہ ٹھہرو جواب دو مگر کچھ نہیں سنا بس چلا ہی گیا اور حاضرین بہت محظوظ ہوئے اور اس بیان کا اچھا اثر ہوا

بروز پنجشنبہ ۲۸۔ نومبر کو بھی سفیر صاحب کا پہلا بیان ہوا جس میں ہندوؤں پر اون کے مذہب کی خامی اور مورتی پوجن کی خرابی مدلل بیان کی گئی جسپر ہندوؤں کی حالت دگرگوں تھی اور اپنی حالت سے تسلیم کر رہے تھے اور انکاری اشارہ ہو رہے تھے کہ ہرگز مورتی پوجا درست نہیں ہو سکتی غرضکہ یہ بیان ہندوؤں کی اس غلطی کی اصلاح پر ختم ہوا کہ مورتی پوجن کسیطرح درست نہیں اور کوئی سچا مذہب مورتی پوجن کی اجازت نہیں دیتا اس کے بعد مولانا عبد النور صاحب مدرس احمدیہ آرہ کا اسلام کی سچائی اور خوبی پر بیان ہوا اور بہت زور سے مدلل تقریر کی کہ سوا اسلام کے خدا کا سچا راستہ بتلانے والا نہیں اور شراب خوری کی حرمت اور اس کے استعمال کی خرابیاں بخوبی بیان کر کے یہ ثابت کیا گیا کہ یہ اسلام نے قانون جاری کیا ہے کہ شراب ہر طرح ہر انسان کے لئے ہر وقت حرام ہے غرضکہ اسلام کی خوبیوں پر مولانا ممدوح نے بہت اچھا بیان فرمایا اس بیان کے بعد جناب مولوی الہ دین صاحب نے بیان فرمایا جو کہ اہلحدیث کانفرنس دہلی کی طرف سے ہیڈ کوارٹر میں اسی کام کو تشریف لائے تھے۔ اول توحید کا بیان فرمایا اور بندگی کے اصول اور اللہ عزوجل کی یکتائی بیان فرمائی بعد اس کے سوال کی طرف سے جناب الٰہی میں سوال کیا۔ اے مولا کریم میں تیری عبادت کیوں کروں مجھ پر تیرا کیا حق ہے حکم باری صادر ہوا۔ ربکم الذی خلقکم والذین من قبلکم جس کا مطلب یہ ہے کہ تمہارا پالنہار اور مالک میں ہوں اور تم سے پہلے تمہارے بڑوں کا بھی پس بباعث میرے مالک و خالق ہونے کے تم پر میری بندگی فرض ہے اس کو بخوبی مدلل بیان کر کے آریوں کے عقائد کے موافق سوال کیا کہ اے پرمیشر ہم سے تو کیا طلب کرتا ہے۔ تیرا کیا حق ہے کیونکہ تو واجب الوجود ہے اور ہم بموجب عقیدہ آریوں کے واجب الوجود ہیں اور جب ہم واجب الوجود ہیں اور تو بھی واجب الوجود ہے تو کس بنا پر تو ہم سے بندگی طلب کرتا ہے اسپر دیانندی آریہ عقیدہ کی تردید کر کے یہ ثابت کیا گیا کہ خدا ہے واجب الوجود ذاتی لائق عبادت اور بندگی کے ہے اور سب اس کی مخلوق ہے جس کو اوس کے سامنے ہر طرح بندگی اور عاجزی لائق ہے اس کے بعد بہت باتیں الزامی سناتنی اور برہمو سماجی اور آریہ سماج اور عیسائی مذہب والوں پر قائم کر کے یہ ثابت کیا گیا کہ ان کی کوئی کتاب ایسی نہیں جس میں حلال و حرام کی تعلیم ہو چنانچہ شراب خوری کی حرمت اسلام نے دنیا میں پھیلائی اور انسان کی عزت و آبرو بچائی اور اسی اسلامی تعلیم کی بدولت آج بڑے بڑے آریہ اور عیسائی شراب کی حرمت پر بڑے بڑے لیکچر دیتے ہیں حالانکہ اون کی کسی کتاب میں شراب کی ممانعت نہیں یہ سب قرآن کریم کی برکت ہے پس تمام عیسائیوں و آریوں کو قرآن کریم کے سامنے سر جھکانا اور مسلمانوں کا احسان ماننا لازمی فرض ہے۔ اس کے بعد مینا بازار میں پھر مولانا عبد النور صاحب کا بیان ہوا جس میں شرک کی برائی اور توحید کی خوبی اور ضرورت اور اسلام کی سچائی اور حقیقت ایسی بیان کی

AsliAhleSunnet.com

کر سامعین مسلمان اور ہندو سکوت کے عالم میں تھے پھر بعد مغرب سفیر صاحب نے انسان کے سلسلہ پیدائش پر بیان کیا اور یہ ظاہر اور ثابت کر دیا کہ سلسلہ پیدائش میں افراد انسانی اپنی قوم اور ذات گوت کی وجہ سے کوئی کسی پر بڑائی نہیں کر سکتا اور قوم اور گوت مقرر ہونے کی بڑی بڑی حکمتیں بیان کی گئیں۔ جو متعدد بیانات میں ہندو نے بڑی دلچسپی سے اون کو مانا خلاصہ یہ کہ بروز یکشنبہ ۲۴ نومبر نہایت روز پنجشنبہ ۲۸ نومبر تک ان بیانات اور لیکچروں کا بہت اچھا اثر ہوا اور خدا تعالے کا شکر ہے کہ بڑی کامیابی سے یہ جلسہ ختم ہوا والحمد للہ رب العالمین۔ یہ سب برکتیں اہلحدیث کانفرنس کی ہیں۔ پس قوم کو چاہئے کہ اس کی ترقی میں ساعی ہو۔

ایڈیٹر۔ قوم نے توجہ کی تو اسیطرح ہندوستان کے ہر میلے اور بڑے بڑے قومی جلسوں میں کانفرنس کی طرف سے واعظ پہونچا کرینگے اس کے بعد بیرون دیگر ممالک میں بھی جاکر کلمۃ اللہ کو بلند کرینگے [illegible]

ایک دل جلے کی فریاد

یامن الیہ المشتکیٰ والمفزع
انت المعد لکل ما اتوقع

مسلمان بھائیو! میں آج اپنی ایک دلجلی داستان آپ حضرات کے روبرو پیش کرنے پر مجبور ہو چکا ہوں قبل اسکے کہ میں اصل قصہ کا اعادہ کروں اسباب کا دکھانا زیادہ مناسب سمجھتا ہوں کہ جب حضرت رسول کریم خداوابی دامی صلعم نے تبلیغ اسلام شروع فرمائی تو صحابہ کرام کو احکام دینیہ و اوامر شرعیہ کی محافظت کے ہزاروں طریقے دکھلا کر یہ بھی تاکید فرما دی کہ جملہ احکام متاخرین تک پونچا دیئے جائیں اور چونکہ جھوٹ سے بچانا صیانت ادا کا ایک اعلےٰ جز تھا اسلئے وعید آ ارشاد فرمایا من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار یعنے جو شخص مجھ پر جھوٹ باندھے پس وہ اپنا ٹھکانا دوزخ و ے۔ اس تاکید اکید اور اس فرمان مبارک کے بعد کیا طاقت تھی کہ اسلام کے احکام و اوامر و نواہی میں ذرا بھی فرق آتا ایک صحابی دوسرے صحابی کو نہایت احتیاط اور نہایت صداقت کے ساتھ ضرورت کے لحاظ سے مسائل کی تبلیغ کرتا جب اس قسم کا رنگ ڈھنگ صحابہ میں کامل طریقے سے جم چکا تو حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے جنکا بحیثیت رسالت۔ تبلیغ اسلام ایک فرض عین تھا۔ اشاعت اسلام کے لئے اس سے بڑھکر کوئی ذریعہ خیال نہیں فرمایا کہ ایک ایک ملک سے کفر و جہالت شرک و ضلالت۔ محو ہوتی جائے۔ ماحی مذاہب سابقہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس مبارک ارادہ کے ساتھ ہی ساتھ یہ احکام بھی جاری فرمائے کہ جو شخص صرف زبان سے کلمہ شہادت ادا کرے اوس کو ہاتھ تک نہ لگایا جائے اور یہ بھی ارشاد ہوا کہ خود ہو کر پہلے فساد کی بناء نہ ڈالی جائے یہی وجہ تھی جو حضرت سرور کائنات صلعم نے ہرقل روم کو اسلام کی دعوت میں پہلے یہ فرمان مبارک روانہ فرمایا تھا جس کے مقدس الفاظ بجنسہ منقول ہیں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ من محمد عبد اللہ ورسولہ الی ھرقل عظیم الروم۔ سلام علی من اتبع الھدیٰ۔ اما بعد فانی ادعوک بدعایۃ الاسلام اسلم تسلم یوتک اللہ اجرک مرتین فان تولیت فان علیک اثم الیریسیین ویا اھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم ان لا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ فان تولوا فقولوا اشھدوا بانا مسلمون (بخاری شریف باب کیف کان بدء الوحی) غرض یہ کہ اسلام مجرد جبر و تعدی سے نہیں پھیلا بلکہ راستی اخلاق و مروت تواضع واحسان سے جس طرح کہ حضرت صلعم کے اخلاق حمیدہ و اوصاف ستودہ شہرہ آفاق ہیں اسیطرح ایک ایک صحابی اخلاق واحسان میں اپنے مثیل نہیں جس وقت کہ ظلم وستم جبر و تعدی کی گھٹا ہر طرف سے گھیر لی تو صحابہ راہ نہیں سر تسلیم خم کرائے بغیر نہیں رہتے تھے۔ حضرت صلعم اور صحابہ کے واقعات ہجرت پیش نظر کرنے سے معلوم ہوگا کہ کفار نے کن کن مظالم و مصائب سے کام لیا ہے حاصل کہ ابتداء اسلام میں نہایت صدق و صفائی کے ساتھ اوامر و نواہی کی حفاظت کیگئی اور اصلاح تمدن و غزوات کو ترقی اسلام کا بڑا زینہ سمجھا گیا اور اسکی آپس کا اتحاد۔ اتفاق۔ اور ایک دوسرے کی غمگساری پرسان حال۔ باہمی امداد مالی و جانی نے آج اسلام کو شرق و غرب میں دکھا چھوڑا۔ آہ کہاں ہیں وہ اور کہاں گئے وہ

؎ فاین کرام العبید من ال ھاشم
ولا ھاشم باق ولا انھم بقوا
تبددھم ایام البلا فتبددت
وفرقھم ریب المنون فتفرقوا

افسوس کہ جب مسلمانوں سے اتحاد و اتفاق کا نام کم ہو گیا اور ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا عدو نظر آنے لگا آپس کی تذلیل باعث فخر سمجھی گئی دغا بازی بے ایمانی بے جا نفسانیت بے حد ہو چکی تو ایک اسلامی مقبوضات سے دست بردار ہونا پڑا حتی کہ اکثر حصہ مسلمانوں سے جاتا رہا اور یہ خبریں موصول ہونے لگیں کہ آج مراکو گیا۔ آج ایران کی یہ حالت ہوئی آج مصر انگریزوں کے قبضہ میں ہو گیا۔ اسکے بعد بھی مسلمانوں کو اطمینان صرف اس وجہ سے رہا کہ وہ متبرک اسلامی مقامات جہاں سالانہ حج ہوتا ہے اور جن مقدس مقامات کی زیارت پر انوار سے بموجب حدیث ایک نماز سے پچاس ہزار نمازوں کے ثواب پانے کے مستحق ہوتے رہتے ہیں مسلمانوں کے قبضہ میں ہیں۔ مگر رفتہ رفتہ جب ان مسلمانوں پر بھی جن کے قبضہ میں اسلامی نشانات اور جو اسلام کے فخر اور مایہ ناز ہیں حملہ کیا گیا اور ان کے ملیامیٹ کرنے کی فکر میں ہو چکیں تو مسلمانوں کو لامحالہ بیدار ہونا پڑا اور یہ قومی احساس یقینی بقاء اسلام کیلئے کافی ہو سکتا ہے۔ ہمدرد مسلمانو! مجھے ان تفصیلی واقعات کے بعد اتنا ضرور کہنا پڑیگا کہ وہ مقبوضات جن کو تمہارے اکابرین نے بمشکل تم تک پہونچایا ہے اور تم کو اون کا محافظ و نگہبان بنا دیا اور جب اس کی تولیت تمہارے لئے رکھ چھوڑی تو تمہارا ایک اعلےٰ فریضہ یہ ہے کہ تم اون مسلمانوں کی مدد کرو جنکا نام اسکا قبالہ ہو چکا ہے دیکھنا کہ تم اپنے آباو اجداد کی جاگیر منصب کی کس کس طریقہ سے محافظت کرتے ہو اور اسکی واپسی کے لئے کتنا کچھ بیش بہا روپے سے کام لیتے ہو۔ کیا ان اسلامی ممالک کے لئے آج تم مظلوم ترکوں کی مالی مدد بھی نہ کرو گے؟ کیا تمہیں یہ پسند آئیگا کہ تمہارے بھائی ترک سنسان جنگلوں میں بے گور و کفن پڑے ہوں اور مجروح ہو کر کراہتے اور سسکتے پاؤں گھس رہے ہوں اون کی ازواج بیوہ اور ان کے اطفال و احفاد یتیم ہو جائیں اور تم عیش و عشرت کو گوارا کرو۔ ہرگز نہیں۔ ورنہ سمجھا جائیگا

AsliAhleSunnet.com

اولیاء اللہ اور تصوف

نمبر ۷

صوفیوں کی عبادت اور انکا زہد وتقویٰ اور لا الٰہ الا اللہ کی ضرب

صوفیہ کرام کو عجائبات اور خلاف عادات امور ومکاشفات ومغیبات

مکاشفات کا وقوف جو تھا اوس کا بیان مفصل ہو چکا۔ ان میں بظاہر زہد وتقویٰ عبادت وریاضت وخلق حسن بہت ہوتا ہے اور اکثر اذکار واشغال وصوم وصلوٰۃ کے پابند تارک الدنیا حرص وآز سے پاک متوکل صابر شاکر ہوتے ہیں۔ اس بیان سے خرق عادات کا صدور موجب زیادتی اعتقاد معتقدین تصوف کا ہوتا ہے پس یہاں پر اس قدر کہنا ضرور ہے کہ یہ زہد وتقویٰ وعبادت وریاضت صوفیہ کرام قابل انکار نہیں ہے۔ بے شک یہ عمدہ اوصاف ہیں اگر ایمان کے ساتھ خاص اللہ تعالیٰ کے واسطے ہوں۔ لیکن اوصاف حسنہ مذکورہ اور اخلاق پسندیدہ جو صوفیہ کرام میں ہیں وہ اس وجہ سے نہیں ہیں کہ وہ عالم بالتصوف ہیں یا تصوف کا وہ مقتضا ہے بلکہ وہ اعمال حسنہ ان میں اس وجہ سے ہیں کہ مسلمان ہیں شریعت محمدیہ کے پیرو ہیں۔ اگر یہ عبادت اور ریاضت اور اعمال واخلاق ان صوفیہ کرام میں اس وجہ سے ہوتے کہ علم بالتصوف میں ان کی ضرورت ہے۔ اور تصوف میں اس سے کمال پیدا ہوگا تو یہ عبادت درحقیقت عبادت ہی نہیں ہے اسلئے کہ عبادت تو جبھی عبادت ہوتی ہے کہ خاص اللہ تعالیٰ کے واسطے ہو۔ اسی واسطے علماء نے صاف طور پر یہ بات لکھی ہے کہ صوفیہ کرام جو لا الٰہ الا اللہ کی ضرب لگاتے ہیں اور ساری رات اس ذکر میں مشغول رہتے ہیں درحقیقت یہ ذکر الٰہی نہیں ہے۔ اولاً اس وجہ سے کہ اسلام نے ذکر کا یہ طریقہ تعلیم نہیں کیا اور کوئی کام خلاف تعلیم الٰہی کے کرنا عبادت الٰہی سے محسوب نہیں ہو سکتا۔ ثانیاً اس وجہ سے کہ اس ذکر میں مطلوب اپنی قوت صرفیہ کا حاصل کرنا ہے کچھ باری تعالیٰ کی رضامندی اور اسکا ارضا نہیں مقصود ہے۔ اور جو کام لغیر وجہ اللہ کیا جاتا ہے اس کو عبادت الٰہی کہنا دھوکا اور غلطی ہے پس صوفیہ کرام

یہ عبادات وریاضات اگر بطور تصوف اور اقتضاء تصوف کے کئے گئے ہیں تو وہ عبادت ہی نہیں ہے۔ لیکن صوفیہ حال اکثر اسی مرض میں پھنسے ہیں اور اگر بنظر دین اسلام کے کئے ہیں جیسا کہ کبراء صوفیہ کرام کے ساتھ حسن ظن ہے تو تصوف کی کوئی کرامت نہیں ہے پس تصوف کے ساتھ افعال کفریہ اور شرکیہ اور افعال اسلامیہ اور شرعیہ دونوں کا ہونا برابر ہے۔ صوفیہ مسلمین صوم وصلوٰۃ کے پابند ہیں جب بھی تصوف میں کامل ہیں۔ جوگیہ براہمہ کفر وشرک میں ڈوبے ہوئے ہیں جب بھی تصوف میں یکتا اور استاد ہیں۔

صوفیوں کے مکاشفات اور صدور عجائبات بے سود ہیں۔

چونکہ صدور عجائبات ومکاشفات صوفیہ کرام دلیل کرامت اور صوفیہ کرام کے اہل اللہ اور ولی اللہ ہونے کی دلیل نہیں تھی اسی واسطے خود علماء تصوف نے اس کی تصریح کی ہے کہ کسی عجائبات ومکاشفات پر اعتبار نہیں کرنا چاہئے یہاں تک کہ اگر زمین اور آسمان کے بیچ میں پالتھی مارے بیٹھا ہو اور باغ کا ہر برگ وگل اور شاخ وشجر اوس کو ولی اللہ کہکر پکارے تب بھی اوسکو ولی اللہ نہ کہو جب تک کہ اوسکو دین میں پکا اسلام میں سچا نہ دیکھ لو۔ اس واسطے کہ یہ عجب امور کفار سے بھی صادر ہوتے ہیں جو عدو اللہ ہیں کیونکہ علم تصوف کی ریاضت انکے اصدار کا آلہ ہے وہ جسکے پاس ہوگا ایسے ایسے مکاشفات وعجائبات اس سے صادر ہونگے۔ علیٰ ہذا القیاس ریاضت وعبادت صوفیہ کرام چونکہ اکثر بہ نسبت حصول ملکہ تصوف ہوتی ہے خاص اللہ تعالیٰ کے واسطے نہیں ہوتی اخلصوا للہ العمل کا اثر ہی پتا بھی نہیں رہتا اسی واسطے ان کی کثرت عبادت وزیادتی ذکر سے فریب نہ کھانا چاہئے۔

متقدمین صوفیہ کے تصوف اخذ کرنے کا طریقہ اور متاخرین صوفیہ کی غلطی۔

مسلمانوں نے بعد قرون ثلٰثہ کے علم تصوف کو کفار سے سیکھا اب اون کے معلم چاہے جوگیان ہند ہوں یا جاپان مصر یا حکمائے اشراقیہ یا کوئی دوسری قوم۔ جیسے مسلمانوں نے فلسفہ کفار سے لیا ہے کتاب وسنت نے اس کی تعلیم نہیں کی۔ اسیطرح تصوف بھی۔

لیکن جس وقت مسلمانوں نے اس کو سیکھا تو تصوف میں جو تبعات ولوازمات جزئیہ ایسے تھے جنکا کفر وشرک وناجائز ہونا کھلم کھلا تھا اس کو بدل دیا اور اوس کی جگہ پر جہانتک بن سکا امورات شرعیہ اسلامیہ کو قائم مقام کیا اور اپنی سکت بھر اس طریق کو نہایت صاف اور ستھرا کیا اور خباثت شرکیہ اور منکرات کفریہ سے اس علم کو پاک کیا اور اوس کے ساتھ نور توحید وسنت کا لگا کر اس کو جگمگا کر دیا۔ اور اپنے مریدوں کو اتباع سنت واقتداء شریعت کی سخت تاکید کی یہاں تک صاف صاف کہا کہ تصوف کی راہ میں ایسے ایسے غار وکھاڑ بار ہیں جس سے ایمان کے ساتھ گذرنا بدون اتباع شریعت واقتداء کتاب وسنت کے غیر ممکن ہے۔ بدون تمسک شریعت کے محض تصوف سے وصول الی اللہ نہیں ہو سکتا لیکن ان سب اہتمامات کے ساتھ بھی صوفیہ متاخرین انکی تبعات منکرہ سے بچ نہ سکے کچھ نہ کچھ منکرات ان میں آہی گئے۔ اور اوس میں اشتغال ان تبعات منکرہ کے ساتھ شیطان نے اون کو اچھا دکھایا بعض ان منکرات سے اس تصوف میں ان کو قوت زیادہ حاصل ہوتی ہوئی دکھلائی۔ یہاں تک کہ جتنا بعد زمانہ کا ہوتا گیا اتنا ہی منکرات صوفیہ بڑھنے لگے۔ رفتہ رفتہ یہ نوبت پہونچی کہ صوفیہ جہلا امورات منکرہ میں منہمک ہوگئے۔ روزہ نماز تک ترک کر دیا۔ شراب ومسکرات کو منہ لگا لیا۔ کلمات کفریہ علانیہ بکنے لگے اور اوس کو موجب فخر سمجھا بیہودہ سمجھنا تو درکنار کفر وشرک اور استہزاء بالشریعت کو موجب ولایت اور سبب حصول ملکہ تصوف اعتقاد کیا۔ دوسرے علماء تصوف نے ان کی ان حرکات کو گو ناپسند کیا لیکن ان کو ان حرکات پر ملامت کرنا پسند نہیں کیا بلکہ وہ اون کے ایسے امورات ناشائستہ کی تاویل کے درپے ہوگئے کسیکو معذور کہا کسیکو مرفوع القلم بنایا کسیکی نسبت کہا کہ بحالت سکر ایسی حرکت ان سے سرزد ہوئی۔ اور اوسکے ساتھ ان کی ولایت کے معتقد رہے بلکہ اون کو ولایت کے اعلےٰ درجہ میں سمجھا۔ یہاں تک کہ علماء شرع سے اگر کسی نے ان پر ملامت اور اعتراض کیا تو اوس سے کبیدہ بلکہ اوس کے دشمن ہوگئے۔ پس ان وجوہ سے باب ضلالت وگمراہی کا مفتوح ہوگیا اور اہل اسلام پر خباثت شرکیہ اور منکرات کفریہ آسان ہوگئے۔ ضلالت عین

AsliAhleSunnet.com

ہدایت ہوگئی۔ کفر اسلام معلوم ہونے لگا پس تصوف کی راہ جس کو علماء تصوف نے صاف وچمکدار کیا تھا وہ اون کی بدولت پرخطر ہوگئی اور یہ دونوں فرقہ صوفیہ کا اوران وجوہ سے فرقہ صوفیہ آپ ڈوبا اور اپنے معتقدین سے بے شمار مسلمانوں کو لے ڈوبا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اس بدیہی بیان سے ہر آدمی معلوم کرسکتا ہے کہ علماء تصوف متاخرین نے کھلی غلطی کی ہے کہ ایسے جہلاء صوفیہ کو جو شریعت کے ساتھ استہزا کرتے ہیں اور کلمات کفریہ بکتے ہیں محرمات شرعیہ کو واجب اور واجبات شرعیہ کو حرام جانتے ہیں۔ ان کی ولایت کے قائل ہیں مقتضیات تصوف سے جو بعضے بعضے عجائبات اور مکاشفات ان جہلاء صوفیہ سے صادر ہوتے ہیں انکو کرامت سمجھتے ہیں اور اس بیان سے یہ بھی ظاہر ہوگیا کہ عجائبات ومکاشفات صوفیہ کا صدور کچھ زہد وتقویٰ بلکہ اسلام پر بھی موقوف نہیں ہے تصوف کے حصول ثمرہ میں مسلم اور کافر متقی اور فاجر سب کے سب برابر ہیں۔

یہ بیان تصوف میں باعتبار اسکے اصل اصول کے تھا جسمیں کل خاندان تصوف شریک ہیں۔

اب تصوف کے بعض لوازمات ونتائج اور اوسکی بعض جزئیات ملاحظہ ہوں

لیکن اگر اُس کی جزئیات اور تبعات کے ساتھ دیکھئے تو پھر تصوف کو موصل الی اللہ اور موجب نجات سمجھنا عجائبات سے ہوگا۔ مسلمان کی عقل سلیم ہرگز باور نہیں کرسکتی کہ ایسے لوازمات اور تبعات کے ساتھ تصوف کا موصل الی اللہ اور موجب نجات ہونا کسی مسلمان کے اعتقاد میں ہوگا کیونکہ اب ان صوفیہ متاخرہ کی بدولت ایسے تبعات اور جزئیات ہر ایک خاندان تصوف میں آگھسے ہیں جنکے ساتھ تصوف کا عامل علماء اسلام کے نزدیک وصول الی اللہ کی سیدہی راہ سے بہک کر دور جا پڑتا ہے۔

چنانچہ علماء شرع شریف نے اس امر کی تصریح کردی ہے کہ فلسفہ اور تصوف[1] دونوں علموں نے ہزارہا ادمیوں پر اسلام کی صاف اور واضح راہ کو غبار آلود اور مظلم کردیا۔ یہاں تک کہ بے انتہا آدمی ان دونوں علموں کی بدولت سیدہی راہ سے نکل گئے اور منکرات محدثات میں مبتلا ہوگئے۔ فلسفہ کی نحوست خاص خاص ہی خاص آدمیوں پر پڑی مگر تصوف کی نحوست نے ایک عالم کو گھیر لیا اور گروہ کے گروہ مسلمان کو سیدہی راہ سے پھسلا دیا۔ پہلے جہلہ صوفیہ نے دین اسلام سے بے پرواہی کی اور امورات منکرہ میں گھس پڑے۔ لیکن حسب اقتضائے تصوف ان سے عجائبات صادر ہوتے رہے اور جیسے علماء تصوف سابقہ اپنے مکاشفات صوفیہ کو لاشے محض جانتے تھے اور اوس کو عوام سے چھپاتے تھے اسی طرح ان جہلہ صوفیہ نے اسکو کرامت سمجھا۔ اور عامہ ناس پر اوسکو منکشف کرنے لگے۔ یہاں تک کہ ملوک وامراء جہلاء اونکے عجائبات ومکاشفات صوفیہ کو کرامت اولیا سمجھکر اون پر ٹوٹ پڑے اور انکی ولایت کے معتقد ہوگئے۔ ان کی جانب جھک پڑے اور علماء اسلام سے منہ پھیر لیا ان کی قدر ومنزلت کم ہوگئی۔ اقبال جاتا رہا۔ جسنے علماء شریعت سے ان پر اعتراض کیا جہلاء ملوک وامراء اوسکے دشمن ہوگئے پھر تو عوام ان جہلہ صوفیہ پر ٹوٹ پڑے اور ان کی خدارسیدگی اور ولایت عامہ مسلمین میں مسلم ہوگئی۔ یہانتک کہ علماء شرع نے اپنی صلاح ان کی صلح میں دیکھی۔ اور اپنا اقبال ان کی مریدی میں سمجھا یہانتک کہ بعض علماء شریعت اسمیں گھس پڑے اور اوس کی تحصیل میں منہمک ہوگئے اعتراض کرنے والے کم ہوگئے۔ منکرات پر ندامت دلانے والے باقی نرہے پھر تو جہلہ صوفیہ کی بدولت اسلام میں کفریات غیریہ عقائد ہندیہ۔ شرکیات براہمہ۔ پیرپرستی۔ ولی پرستی بدعات۔ عرس۔ فاتحہ وغیرہ منکرات رلمل گئے اور بلا نکیر اہل اسلام میں معمول بہ ہوگئے۔ علماء پہلے تو بغرض مصالح واصلاح اس میں گھسے تھے لیکن پھر انکو بھی اپنے رنگ پر دوسرا رنگ چڑہانا پڑا۔ یہانتک کہ اوس کے منکرات کو کھینچ تان کر شرع سے ثابت کرنے لگے۔ اینچ پینچ سے اسپر آیات واحادیث نقل کرنے لگے اور بطور نکات شعریہ کے منکرات صوفیہ پر کتاب وسنت کو پیش کرنے لگے اور بڑے بڑے الفاظ چٹ پٹی عبارتوں میں تصوف کی تعریف وتوصیف کرنے لگے۔ یہاں تک کہ عام مسلمین اس کے معتقد ہوگئے اور عالم کا عالم اس پر ٹوٹ پڑا۔ اب بدون تصوف کے اسلام پر چلنا پھیکا سا معلوم ہونے لگا۔ اور اسلام پر بڑی بڑی مصیبتیں ٹوٹ پڑیں۔ اور انہی وجوہ کر عام مسلمین تصوف جیسے بے اصل علم کے معتقد ہوگئے اور اوس کو دین بلکہ اصل دین اور مغز شریعت سمجھا اور مسلمانوں کا کوئی گھر کمتر اس فتنہ سے محفوظ رہا۔ لیکن اللہ تعالے نے اسلام کو قیامت تک کے لئے خاص اپنی حمایت میں لیا ہے۔ ہر قرن میں ایسے ایسے علماء اسلام پیدا کرتا رہا ہے اور پیدا کرتا رہیگا کہ انتحال منتحلین وتحریف غالین سے اسلام کو الگ کرنے اور وساوس صوفیہ اور خبائث متصوفہ ومتفلسفہ کو شریعت سے جدا کرتے رہیں۔

پس آجتک شریعت کی چمکدار راہ جلی کی توں موجود ہے اور انشاء اللہ تعالے قیامت تک موجود رہیگی۔ ممکن تھا کہ اس سلسلہ میں بعض جزئیات وتبعات کا ذکر کیا جاتا۔ لیکن ہم نے اس سلسلہ میں صرف اصول تصوف کا التزام کیا ہے۔ اس وجہ سے اس بیان میں گھسنا خلاف ہے۔

عبدالسلام مبارکپوری عفی عنہ از صادق پور پٹنہ۔

الجواب

جناب محمد فیاض الدین صاحب زمیندار کے سوال جو ۵ ذی الحجہ سنہ ۱۳۳۰ ہجری اخبار اہلحدیث میں مرقوم ہے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جضور من آپکے سوال کا جواب تحریر شدہ احقر نے بخدمت مخدومی معظمی حضرت مولانا مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب اڈیٹر اخبار اہلحدیث ارسال کر دیا ہے امید کہ آنجناب بذریعہ اہلحدیث درج شدہ آپ کو آگاہی بخشینگے۔

وہ یہ ہے کہ چار بیویاں سے زیادہ جمع رکھنا بے شک یہ خاص آنحضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم ہی کے لئے آیا ہے اسمیں کسی کا اختلاف نہیں البتہ آپ کی امت کے لئے چار سے زیادہ جمع رکھنا

---

[1] اسکی نظیر میں ہم ایسے لوگوں کو ان شاء اللہ پیش کرینگے جنکا تصوف میں بڑا درجہ تسلیم کیا گیا ہے اور کل مقامات تصوف حل کرچکے تھے ۱۲ منہ۔

AsliAhleSunnet.com

حرام ہے اسلئے کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں جو ارشاد کیا ہے کہ فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ الآیۃ۔ تو یہ جمع کا خطاب آپکی امت کی طرف ہے نہ کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی جانب چونکہ آپکے جانب جب کوئی خطاب ہوتا تھا تو پروردگار عالم آپ کو یوں فرماتا تھا کہ یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ الخ یا یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ الخ یا مثل ان کے اور جو آیتیں آپ کی طرف خطاب ہیں۔ اس امر سے صاف ظاہر ہے کہ فَانْكِحُوا کا خطاب عام ہے نہ خاص بہذا چار بیویوں سے زیادہ جمع کرنا یہ خصوصیت ہمارے نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم ہی کے لئے ہے چنانچہ آپ تفسیر معالم التنزیل مطبوعہ بمبئی سورہ نساء پہلا رکوع صفحہ ۲۰۰ اٹھارہویں سطر میں ملاحظہ فرمائیں جس کی عربی عبارت یہ ہے وهذا اجماع ان احدا من الامۃ لا يجوز له ان يزيد على اربع نسوة وكانت الزيادة من خصائص النبی صلے اللہ علیہ وسلم لا مشاركۃ معه لاحد من الامۃ فيها۔ فقط واللہ اعلم وعلمہ اتم۔

زبدہ الاحقر ابو العبید مولوی محمد عبد المجید امام مسجد قلعہ مقیم مالیگاؤں ضلع ناسک۔

کیفیت جلسہ امداد ترکی جنگ

شیر بیشہ توحید و سنت مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب دام فیضہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ سطور مندرجہ ذیل آپ اپنے اخبار گہربار کے کسی گوشہ میں جگہ دیکر ممنون ومشکور فرمادیں وہو ہذا۔ آج ۲۱- نومبر ۱۲ء کو بر مکان سید میر صاحب سوداگر مسلمانان مہان کا جلسہ بڑے زور شور سے ہوا خاکسار کی تحریک و میر صاحب کی تائید اور حاضرین کے اتفاق سے عالی جناب نواب والاجاہ خواجہ غلام فخر الدین خان صاحب پریسیڈنٹ جلسہ مقرر ہوئے حسب ذیل کارروائی ہوئی۔

(۱) چندہ فراہم شدہ مبلغ دو صد روپیہ بذریعہ منی آرڈر جناب حضرت مولانا مولوی ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) ایڈیٹر اہلحدیث و مسلمان وغیرہ کی معرفت ارسال خدمت کر دیا گیا۔ مبلغ مذکور . . . . بہ راہ راست انجمن ہلال احمر لندن کو روانہ کر دیں۔

مندرجہ ذیل صاحبوں کی کوشش قابل داد ہے جنہوں نے چندہ دینے میں فراخ حوصلگی سے مدد کیا اور دیگر لوگوں کو بھی ترغیب دلوا کر چندہ فراہم کیا جنکے نام نامی درج کئے جاتے ہیں۔

جناب خواجہ غلام قمر الدین خانصاحب جاگیردار جناب شیخ امام صاحب سوداگر سلمہ لو بذریم ان صاحبان کو جزائے خیر دے کہ جنہوں نے اپنے زخمی ترکی بھائیوں کے ساتھ ہمدردی کا ثبوت دیا۔ جناب صاحب صدر جلسہ نے ایک مشت سو روپیہ عنایت فرمایا سوداگر صاحب شیخ امام نے ایک مشت ساٹھ روپیہ مرحمت کیا علاوہ ازیں سید میر صاحب نے عہد کر لیا ہے کہ جب تک سلطان ترکی سے جنگ و جدل ہوتا رہیگا میں اپنا خواب و خور حرام سمجھونگا صاحب موصوف نے ہندوؤں سے بھی چندہ لینا شروع کر دیا اور ہندو صاحبان بھی بڑی عقیدت مندی سے چندہ میں شریک ہو رہے ہیں۔

محمد عبد اللہ امام مسجد قصبہ مہان سابق سکرٹری انجمن اشاعت السنہ اکوٹ۔

اڈیٹر۔ آپ کی رقم داخل خزانہ انجمن اسلامیہ برائے امداد مجروحین کی گئی جس کی رسید بھی آپ کو پہنچ گئی ہوگی۔

شریعت اور صوفیت

بخدمت شریف ہادی انام و ناصر اسلام جناب مولانا ثناء اللہ شیر پنجاب دام فیضہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ محمد صادق لاہوری سیاح بنگال کے سفرنامہ کا ایک مناظرہ تو اخبار اہلحدیث میں شائع ہو چکا ہے۔ اب سیاح موصوف کے سفرنامہ کا ایک دوسرا مناظرہ بغرض ہدایت اہل اسلام روانہ کرتا ہوں۔ اخبار مذکور میں درج فرما کر عام اہل اسلام کو فائدہ پہونچائیے۔ سیاح موصوف لکھتے ہیں کہ ایک روز ہم اور وکیل صاحب اور امام صاحب اور عرب صاحب اس شہر کے ایک عابد و زاہد رئیس کی ملاقات کو گئے رئیس موصوف سے ملاقات ہوئی میری طرف مخاطب ہوئے۔ اخلاق و محبت سے باتیں کیں۔ ناگاہ شہر کے ایک صوفی صاحب تشریف لائے اور رئیس موصوف کے بائیں جانب بیٹھ گئے اون کے تشریف لانے سے گفتگو کا سلسلہ اس طرح شروع ہوا۔

صوفی۔ (میری طرف مخاطب ہوکر) اے صاحب آپکے تشریف لانے سے یہاں کے وہابیوں میں زیادہ جوش پھیل گیا ہے۔ بہرکیف ہم ایسے وہابی سے بہت بیزار ہوتے ہیں جو تصوف کو بدعت اور صوفی و ذریات صوفی کو بدعتی سمجھتا ہے اون کے اعمال پر اعتراض کرتا ہے۔

صادق۔ تصوف کو بدعت اور متشرع صوفی کو بدعتی اہل علم تو ہرگز نہیں کہیگا ہاں کوئی جاہل یا متعصب کچھ کہدے تو یہ دوسری بات ہے۔ لیکن وہ بدعات جن کی تردید ادلہ شرعیہ سے ثابت ہو اون کو بدعت اور اون کے اعامل کو بدعتی تو ہم بھی کہتے ہیں۔

صوفی۔ ہمارے ملک ہند کے اکثر صوفی اگرچہ احکام شرعی سے ناواقف ہوتے ہیں تاہم ایسی بدعت کے مرتکب جس کی تردید ادلہ شرعیہ سے ہوتی ہو نہیں ہیں ہاں بدعات حسنہ جن کو مشائخ ہند نے بنظر کشف فعل مستحب ٹھہرایا ہے۔ البتہ اون میں جاری ہیں ان ہی بدعات حسنہ کو وہابی لوگ بدعت سیئہ ٹھہراتے ہیں۔

وکیل۔ اکثر بدعتیں ایسی ہیں جن کو زمانہ حال کے صوفیان ہند نے بدعت حسنہ بلکہ باعث خیر و برکات و موجب ترقی درجات سمجھا ہے حالانکہ مذہب حنفی کے اصول و فروع سے ان کا بطلان بصراحت تمام کتب فقہ میں مذکور ہے۔ اور علماء محققین احناف انکے بدعت سیئہ ہونے پر اتفاق رکھتے ہیں۔ میرا یہ دعوےٰ ہے کہ صوفیان ہند میں صدہا بدعتیں اس قسم کی

AsliAhleSunnet.com

جاری ہیں جنکا وجود مکہ معظمہ۔ مدینہ منورہ۔ بیت المقدس۔ بغداد۔ شام۔ مصر۔ یمن۔ دمشق۔ بلخ۔ بخارا۔ ہرات کابل وغیرہ کے اہل اسلام میں نہیں ہے۔ حالانکہ یہہ سب بلاد دارالاسلام کے بلاد ہیں۔ جہاں کی شریعت مضبوط ایمان کامل دین شائع جہل ضائع اور علماء متقی وصوفی زاہد ہیں۔ لیکن حیف کہ اس ہند کے مسلمان بباعث جہالت قومی رواج وملکی رسومات کو جو خلاف شریعت ہیں مجتہد مطلق بن کر فعل مشروع بنائیں بدعت حسنہ ٹھہرائیں۔ بلکہ اہلسنت کی علامت بتائیں خود بہکیں اور غیروں کو بہکائیں۔ اور جو تسلیم نہ کرے اوس کو وہابی کہیں۔ غیروں سے کہلائیں۔

صادق۔ شریعت کا معیار اسلام کی کسوٹی جس کو حضرت پیغمبر علیہ السلام نے واضح طور سے اپنی امت کو بتایا ہے۔ تا ہر مسلمان اپنے عقائد واعمال و اقوال واخلاق وعادات ومعاملات وعبادات کو ہمیشہ اوس پر جانچتا رہے اور حق کو باطل سے اور عبادت کو معصیت سے الگ کرے۔ اوس معیار کو یہ لوگ بھول گئے ہیں اس سبب سے انکے نزدیک بدعت وسنت و طاعت ومعصیت میں فرق باقی نہیں رہا۔ لہٰذا رواج قومی اور رسومات ملکی جو مخالف قرآن وحدیث وفقہ ہیں۔ اون کو یہ لوگ معصیت یا بدعت سیئہ نہیں سمجھتے ہیں حالانکہ باتفاق علماء وہ بدعت ہیں۔

رئیس۔ میرے خیال میں تو معیار اسلام یہی ادلہ اربعہ کتاب وسنت واجماع امت وقیاس مجتہدین انہیں کو دلائل شرعیہ بھی کہتے ہیں۔ پس جس قول وفعل پر ان میں سے کوئی دلیل قائم نہو وہ بے شک ضلالت وگمراہی ہے۔

وکیل۔ ہاں یہ معیار اسلام ہیں۔ اگر صوفیان ہند اپنے اعمال وعقائد کو ان پر جانچیں تو بہت سے عقائد واعمال کو مخالف معیار پائیں گے۔ بہر کیف اسکے علاوہ ایک ایسا معیار آپ کو بتاتا ہوں جو ہر خاص وعام کے لئے معیار ہے وہ یہ ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت کے تہتر فرقے ہونگے۔ سب اہل نار ہونگے صرف ایک فرقہ اہل جنت ہوگا اصحاب نے پوچھا کہ وہ ایک فرقہ ناجی کون ہوگا۔

آپنے فرمایا (ما انا علیہ واصحابی) یعنے جس راہ پر ہم اور ہمارے اصحاب ہیں۔ اسی راہ پر چلنے والا ناجی ہوگا۔ اب تھوڑی توضیح اس معیار کی بیان کرتا ہوں۔ بگوش ہوش سنئے اور عقائد واعمال مذہبی کو اس معیار پر جانچئے۔ تاکہرے کھوٹے میں فرق ظاہر ہو جائے۔ خیال کیجئے کہ صحابہ کبار اور آل اطہار اور اون کی اولاد صغار وکبار بھی ہم لوگوں کی طرح گاہے بیمار پڑتے تھے۔ اور گاہے مبتلائے مصیبت وآلام ہوتے تھے لیکن اضطرابی کی حالت میں دور یا نزدیک سے اہل مزار کو مدد کے لئے پکارنا اور اون کے نام کی نذر ونذر ماننا یا کسی مزار پر چالیس روز کا چلا کھینچنا یا بعض مزار پر چادر اور بعض پر مرغ وخصی اور بعض پر مالیدہ وگلگلا اور بعض پر ریوڑی وشربت چڑھانا اور چراغی دیگر مجاور سے نیاز دلانا پھر تھوڑا حصہ مجاور کو دیکر باقی خود چٹ کر جانا ہرگز پایا نہیں گیا اور نہ یہ رواج تھا۔ کہ لڑکوں کا ختنہ فلان مزار پر اور لڑکیوں کا گوشوارہ فلاں مزار اور سر مونڈانا فلاں مزار پر اور بچوں کی ولادت فلان درگاہ میں ہو۔ اور لڑکا وہاں پیدا ہو اوس کا نام شیخ درگاہی میر درگاہی ملک درگاہی۔ مزار درگاہی۔ اور لڑکی پیدا ہو تو مسماۃ درگاہن رکھا جائے۔ اور حدیثوں سے ثابت ہو کہ رسول صلعم واہل بیت رسول بچوں کا عقیقہ بعد ولادت ساتویں روز کرتے تھے لڑکا ہو تو دو بکری اور لڑکی ہو تو ایک بکری ذبح کرتے تھے۔ خود کھاتے اور غیروں کو کھلاتے اور بچوں کا سر مونڈاتے تھے۔ لیکن یہ ناپاک رسم نہ تھی کہ پیدائشی بال کو سر پر چھوڑ دینا یہاں تک کہ برس دو برس میں بڑھکر تیل اور میل کے اختلاط سے جوگیوں کی طرح جٹا بن جائے پھر جب لڑکا چار یا پانچ برس کا ہو جائے تو تکلف واہتمام کے ساتھ مزار پر لیجا کر منت اوتارنے اور سر منڈانے کو باعث صلاح وموجب فلاح سمجھا جائے اور محرم میں تعزیہ دلدل براق سپر پنجہ نقار خانہ بنانا اور بکمال عظمت واحترام اون پر شربت مالیدہ کھچڑی شیرینی نیاز دلانا مرثیہ پڑھنا مصائب کربلا کو بیان کرکے سینہ پیٹنا اور مشک اوٹھانے

پیک بننے کی منت پنج سالہ ہفت سالہ وہ سالہ بست سالہ ماننا ہرگز نہ تھا اور نہ یہ تھا کہ مزار پر ہر پنجشنبہ یا جمعہ یا ایام عرس میں فاحشہ رنڈیاں ناچیں بیٹھیں بعد اذان پوڑ ہے تو رنڈیوں کا گانا سنکر نعرہ لگائیں حق حق کہیں۔ اور جوانان عیاش طبع نظارہ بازی کا لطف اوٹھائیں۔ الحیف علے زوال الحیاء۔ من ہولاء الاحیاء۔ بہر کیف وہ معیار اسلام یعنے ما انا علیہ واصحابی ان سب بدعات قبیحہ وافعال شرکیہ کو باطل اور اون کے عاملین کو ضال ومضل ٹھہراتا ہے اور کمال تعجب وحیرت تو یہ ہے کہ جو شخص ان بیہودہ اعمال سے منع کرے اوس کو وہابی کہیں بے دین ٹھہرائیں حالانکہ خود اسلام سے الگ دین سے باہر ہیں۔

امام۔ زمانہ سلف کے ارباب تصوف کتاب وسنت کے ایسے پابند تھے کہ بدعت وخلاف شریعت کام کو فسق وگمراہی سمجھتے تھے اور یہی حال زمانہ دراز تک اون کے مریدان وخلفا میں رہا لیکن بعد مرور دہور واشاعت فسق وفجور ورحلت مشائخ پر نور وانتشار علماء مبرور اہل ہند شریعت سے غافل ورسومات ملکی ورواج قومی کے عامل وضروریات دین سے جاہل وادائے فرض میں کاہل ولہو ولعب کے شاغل ومکر وفریب میں کامل۔ بار معصیت کے حامل ہوگئے۔ تو نہ زہد رہا نہ تقوےٰ نہ مفتی رہا نہ فتوےٰ نہ شرم دنیا رہی نہ خوف عقبیٰ۔ پس انجام یہ ہوا کہ اہل علم ایسے مشائخ بگڑے عوام ایسے علماء در گور وعوام در غوغا وشور ومشائخ در مرقد ومزار ومریدان بے ہوش بر آواز طبلہ ودستار ناعتبردا یا اولی الابصار

صوفی۔ بعض صوفی جو بظاہر روزہ نماز کے تارک ہیں اون پر علماء ظاہر بہت طعن کرتے ہیں اور یہ نہیں جانتے ہیں کہ جب یقین کے مرتبہ تک پہونچ جاتا ہے تو اوس کو عبادت معاف ہو جاتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ) یعنے تو اپنے رب کی عبادت یہاں تک کر کہ تجھے یقین حاصل ہو جائے۔ اس سے سمجھا گیا کہ بعد یقین عبادت ضرور نہیں ہے۔

وکیل۔ موت کے آنے پر جو نکہ ہر انسان کو یقین ہے

AsliAhleSunnet.com

اس سبب سے لغت میں موت کو یقین بھی کہتے ہیں۔ قاموس اور صراح دیکھئے میرے قول کی تصدیق ہو جائے گی۔ پس آیت کا معنے یہ ہوگا کہ موت کے آنے تک اپنے رب کی عبادت کرو۔ اور بعض رندان نفس پرست اور آزادگان شراب خوار دست نے جو یہ سمجھا ہے کہ وجوب عبادت کی غایت و انتہا یقین ہے۔ بعد یقین عبادت ضرور نہیں ہے یہ خیال اونکی جہالت کی دلیل ہے کیونکہ عبادت موقوف ہے ایمان پر قبل ایمان کوئی عبادت صحیح نہیں اور ایمان موقوف ہے یقین پر قبل یقین وجود ایمان محال ہے۔ یا یوں کہو کہ عبادت کو لازم ہے ایمان اور ایمان کو لازم ہے یقین تو عبادت کو بھی لازم ہوگا یقین۔ کیونکہ لازم کا لازم بھی لازم ہوتا ہے۔ پس عبادت کا وجود قبل یقین محال ہوگا۔ پس اگر یقین سے مراد موت نہیں ہو تو لازم آئیگا کہ عبادت اور ایمان کا وجود قبل یقین پایا جائے اور یہ صریح باطل ہے پس ضرور ہوا کہ یقین سے مراد موت ہو۔

صوفی - یہ آیت اگر ہمارے مطلب کے موافق نہیں ہے تو اندیشہ کی بات نہیں ہے۔ لیجئے ہم دوسری آیت پیش کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے (لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى) یعنے نشہ کی حالت میں تم نماز کے قریب مت جاؤ۔ اور ظاہر ہے کہ نشہ دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک وہ نشہ ہے جو مسکرات یعنے تاڑی شراب کے پینے سے ہوتا ہے۔ دوم وہ نشہ جو عاشقان خدا کو شراب عشق کے سبب ہوتا ہے

وکیل - نشہ کی تقسیم دو قسم کی طرف جو آپنے کی ہے یہ خلاف عقل و نقل ہے اچھا ہم تسلیم کرتے ہیں کہ عشق حقیقی بھی بعض عاشق کے حق میں نشہ لاتی اور اونکو سکارےٰ بناتی ہے لیکن اس آیت کے آگے جو عبارت ہے لوہتی سے اُنکا دعویٰ باطل ہوتا ہے۔

صوفی - وہ کون عبارت ہے پڑھ کر سنائیے تاہم بھی اوس کے معنے مطلب میں غور کریں۔

وکیل - وہ عبارت ہے (حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ) یعنے یہاں تک کہ تم جانو کہ کیا بولتے ہو۔ اب دونوں عبارت پوری کا مطلب یہ ہوگا کہ تم نشہ کی حالت میں نماز کے نزدیک مت جاؤ یہاں تک کہ اپنی بات آپ سمجھنے لگو۔ مطلب یہ ہوا کہ جب اپنی بات خود سمجھنے لگو تو نماز پڑھو۔ آپ ایمان و دیانت سے بتائیے کہ نماز چھوڑنے والے صوفی جو حشرات الارض کی طرح پھیل گئے ہیں کیا یہ لوگ جو بات بولتے ہیں اوس کو خود نہیں سمجھتے ہیں۔ انصاف کیجئے اور قرآن کی تحریف معنوی سے ڈریئے۔

صوفی - شریعت اور صوفیت کو علماء ظاہر ایک چیز خیال کرتے ہیں اس سبب سے جس صوفی کو خلاف شرع کام کا مرتکب پاتے ہیں اوس کو مورد الزام ٹھہراتے ہیں۔ حالانکہ یہ دونوں دو راہ ہیں اور ہر ایک کے احکام و اعمال جدا گانہ ہیں۔

وکیل - اسلامی صوفیت تو عین شریعت ہے مگر ہاں جوگی اور راہب اور اہل فلاسفہ کی صوفیت مخالف شریعت ضرور ہے اس مقام میں ہم ایک مختصر تقریر کرتے ہیں خوب غور سے سنئے اور انصاف کے ساتھ اسکا جواب معقول دیجئے۔

صوفی - آپ اپنی تقریر بیان کیجئے ہم غور سے سنینگے اور جواب معقول دینگے۔

وکیل - اچھا سنئے اگر صوفیت اور شریعت میں مغائرت ہے تو صوفیت کے ثبوت کی دلائل کیا ہیں! آیا ادلہ اربعہ کتاب و سنت و اجماع امت و قیاس مجتہد جو شریعت کے دلائل ہیں وہی اوسکے دلائل بھی ہیں یا کوئی دلیل خامس ہے۔ بر تقدیر اول دونوں میں مغائرت نہیں رہیگی کیونکہ جس چیز کا ثبوت شرعی دلائل سے ہو وہ شریعت میں داخل ہے اور بر تقدیر ثانی اوس دلیل خامس کا واجب التسلیم ہونا کسی دلیل سے ثابت ہے اگر شرعی دلائل سے ثابت ہے تو اوسکا شرعی ہونا لازم آئیگا۔ اور اگر دلیل خامس کا واجب التسلیم ہونا دلیل سادس سے ثابت ہے تو یا تسلسل لازم آئیگا یا دور۔ وکلاھما باطلان یعنے دونوں باطل ہیں۔

صوفی - اس تقریر کا جواب ہم آپکو اپنے مذہب کے مشائخ سے دریافت کرکے دینگے۔

وکیل - ہم آپکو ایک ماہ کی مہلت دیتے ہیں اس عرصہ میں آپ یا جواب باصواب دیں یا اپنے غلط خیال سے باز آئیں اور صوفیت کو شریعت سے الگ نہ سمجھیں۔

راقم ابو نعیم محمد ابراہیم عفا عنہ الرحیم
بہاری سلو گنج
(باقی آئندہ)

ایک عام سوال

بحضور پر نور علامہ زمان وحید العصر شیر پنجاب مولانا ابو الوفا فاضل امرتسر دام مجدہٗ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔

حضور کے نوازش و اکرام سے توقع ہے کہ مضمون مندرجہ ذیل اخبار اہلحدیث کے تحت سرخی مذاکرہ علمیہ میں درج فرما کر نہ صرف راقم الحروف کو بلکہ تمام مسلمانان ہند کو عموماً اور جماعت اہل حدیث کو خصوصاً مشکور فرمائینگے۔ چونکہ یہ ایک اہم تر اور روزانہ پیش ہونے والا مسئلہ ہے اور علماء اس مسئلہ میں اس قدر مختلف الآراء ہیں کہ مسئلہ کی قطعاً یکسوئی نہیں ہوتی جس سے عوام مسلمانوں کی جان خلجان میں رہتی ہے۔

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ تمام والیان ریاست نوابان و راجگان خاص خاص موقعوں پر دربار فرما کر اپنے ملازمین و امراء و رعایا سے نقد و جنس نذرانہ لیا کرتے ہیں اور تمام عقیدت کیشان سلطنت خوشی بخوشی اپنے بادشاہ والا جاہ کو نذر دیتے ہیں۔ آیا یہ نذرانہ دینے اور لینے کا طریقہ از روئے شرع شریف جائز ہے یا نہیں؟ اکثر علماء اس کے جواز کے قائل ہیں اور بعض علماء بہ استدلال نذر غیر اللہ ناجائز قرار دیتے ہیں۔ اور صورت حال یہ ہے کہ اکثر مسلمانوں کو جنہیں کسی سلطنت سے خاص تعلق ہے خواہ وہ والئی سلطنت ہندو ہو خواہ مسلمان بدون نذر دیئے گریز نہیں ورنہ جو نقصان ہوگا وہ [illegible] ظاہر ہے بلکہ بالفاظ دیگر یوں سمجھئے کہ ہر ایسے مسلمان کو اپنے منصب عظمٰی سے دست کش ہونا پڑے گا۔ لہذا

AsliAhleSunnet.com

[illegible] - نکاح و طلاق

تمام علماء کرام سے عموماً اور مولانا عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی اور مولوی ابوالنعیم محمد عبدالعظیم صاحب حیدرآبادی اور مولانا عبدالسلام صاحب دہلوی اور مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری اور مولانا عبدالسلام صاحب مبارکپوری سے خصوصاً مودبانہ گذارش ہے کہ اس ضروری مسئلہ کے مجوبہ دلائل شرعیہ سے مرحمت فرماکر ایسا صاف و روشن فرمائیں کہ آئندہ کوئی کسر اور طالب حق کی تشنگی باقی نہ رہے جس سے ہندوستان کے سات کروڑ مسلمان آپکے ممنون و مشکور رہینگے۔

المستفتی محمد خواجہ حسین سوداگر خادم اہلحدیث متوطن سستان گدوال ضلع رائچور ملک سرکار عالی

اڈیٹر۔ نذرانہ بطور تحفہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قبول فرماتے اور عوض بھی دیتے نذر لغیر اللہ کے معنے اور ہیں۔ حضرات علماء جو جواب دینگے درج کیا جاویگا۔ یہ نذر۔ نذر لغیر اللہ نہیں۔

میرے سوال کا جواب دیجئے

بخدمت جناب فاضل ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

پہلے اس خاکسار نے ایک سوال التحیات للہ والصلوٰۃ کے بارے میں عرض کیا تھا کہ یہ کس کی کلام ہے اور یہ سوال آپکے اخبار اہلحدیث مورخہ ۵۔ جولائی ۱۹۱۲ء میں آپنے شائع بایں طور کیا تھا کہ کوئی مولوی اہلحدیث یا خود آپ ہی اس کی ماہیت سے اطلاع بخشیں کہ یہ سب خدا کی کلام ہے یا کچھ خدا کی اور کچھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی سو اس کو ساڑھے چار ماہ گذر گئے ہیں تاحال جواب سے آپنے یا کسی اور نے سرفراز نہیں فرمایا پھر دو ہفتہ گذرا ہے ایک خط بخدمت شریف ارسال کیا تھا اوسپر بھی نہ جواب ملا اور نہ سوال مذکورہ دوبارہ اخبار میں درج فرمایا گیا۔ میں حیران ہوں۔ مگر سچ ہے غریب کی کون سنتا ہے میں دیکھتا ہوں کہ آپ کے اخبار میں مشرق سے مغرب تک سب لوگوں کے سوال وجواب درج ہوتے ہیں مگر خاکسار کا کوئی جواب دیا نہیں ملتا۔ صاحب من اگر اور نہیں تو آپ ہی سہی۔ آپ بھی کم نہیں ہیں۔ دوسرا سوال یہ ہے کہ سنا جاتا ہے کہ جو کوئی قرآن مجید پڑھتا ہے فی حرف دس نیکیاں ملتی ہیں اور جو کوئی نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہے اسکو بھی دس نیکیاں ملتی ہیں۔ یہ سب سچ ہے۔ سوال یہ ہے نیکیوں کا کچھ کسی قسم کا انداز بھی ہے۔ اور نیکیوں کا کچھ وجود بھی ہے اور اگر ہے تو فی نیکی صواب کا اندازہ کتنا ہے۔ اور نیکی کا وجود کیا ہے اور اندازہ کیا ہے۔ یا محض صواب کا ہی نام نیکی ہے؟ از خاکسار کرم الٰہی ناگی از کوٹلی لوہاراں خریدار اخبار اہلحدیث ۹۶۱

لا نکاح الا بولی

از مولانا عبدالجبار صاحب

اہلحدیث مطبوعہ ۱۱۔ اکتوبر میں حدیث مذکورہ بالا کی نسبت ایک سوال تحقیق طلب شائع ہوا ہے جواب کے لئے منجملہ دیگر حضرات کے خاکسار کو بھی یاد کیا گیا ہے۔ چند بار ارادہ کیا گیا کہ کچھ اس بارہ میں لکھا جائے لیکن عوارض موسمی وغیرہ کی وجہ سے التواء ہوا۔ حال میں فاضل نامہ نگار حیدرآبادی کی طرف سے اہلحدیث مطبوعہ ۲۹۔ نومبر میں ایک جواب شائع ہوا ہے لیکن وہ ناتمام و غیر کافی ہے۔

واضح ہو کہ حدیث لا نکاح الا بولی صحیح و تو ہی اپنے عموم پر قائم یعنے ثیبہ باکرہ دونوں کو شامل ہے اسلئے کوئی حدیث صحیح۔ اس کی مخصص پائی نہیں جاتی۔ جیسے حدیث لا صلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب اور حدیث لا صلوٰۃ الا بطہور وغیرہ بوجہ مخصص نہونے کے اپنے عموم پر قائم اور ہر نماز کو شامل ہے عورت ثیبہ اگرچہ بہ نسبت باکرہ کے تجربہ کار ہوتی ہے لیکن ناقص العقل والدین ہونے سے کسی طرح خارج نہیں ہوسکتی۔ اسیواسطے شہادت میں بجائے ایک مرد کے دو عورتوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ ایک تجربہ کار عورت کو بجائے ایک مرد کے شہادت میں کافی و وافی خیال کیا جائے۔ حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ شہادت میں بجائے ایک گواہ کے یمین یعنے قسم بھی کافی ہوجاتی ہے لیکن یہ ثابت نہیں ہوا کہ بجائے دو عورتوں کے ایک عورت تجربہ کار وہوشیار کافی ہوجاتی ہے۔ اسیواسطے بعض روایت میں وارد ہوا۔ لا تنکح المرءۃ نفسہا او کما قال اور اسیواسطے آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لن یفلح قوم ولوا امرہم امرأۃ اور اسیواسطے جہاد میں شامل ہونے کے لائق نہیں۔ کیونکہ علاوہ نقصان عقل کے نقصان ہمت و جرأت بھی ان میں بہت پایا جاتا ہے قال تعالیٰ اَوَمَنْ یُّنَشَّؤُا فِی الْحِلْیَۃِ وَھُوَ فِی الْخِصَامِ غَیْرُ مُبِیْنٍ۔ یعنے عورتیں زیب و زینت آرائش میں نشو و نما پاتی ہیں۔ میدان میں حاضر ہونے کے لائق نہیں ہوتیں۔ ایک عورت اگرچہ دوسری عورت کے مقابلہ میں عقل و تجربہ زیادہ رکھتی ہے لیکن مرد کے مقابلہ میں بدستور ناقص و کوتاہ قرار دی جاتی ہیں۔ اور آیت کریمہ فَاِنْ طَلَّقَھَا فَلَا تَحِلُّ لَہٗ مِنْ بَعْدُ حَتّٰی تَنْکِحَ الخ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ عورت بغیر ولی کے نکاح کرسکتی ہے کیونکہ آیت مذکورہ کا سیاق حلالہ کے بارہ میں ہے۔ مطلب یہ ہے کہ طلاق مغلظہ کے بعد عورت خاوند کے نکاح میں نہیں جاسکتی جب تک کہ وہ دوسرے مرد سے نکاح نہ کرے۔ اب رہی یہ بات کہ نکاح کس طرح کرے ولی کی اجازت سے یا بغیر اوسکے گواہوں کے روبرو یا بغیر اوسکے۔ ایسے ہی مہر وغیرہ سو یہ دوسری بات ہے اسکا بیان دیگر دلائل سے معلوم ہوتا ہے باقی رہی یہ بات کہ حَتّٰی تَنْکِحَ میں فعل نکاح کی نسبت عورت کی جانب کی گئی ہے۔ سو اس کی وجہ یہ ہے کہ نکاح بغیر عورت کی رضامندی وخوشی کے نہیں ہوسکتا کسیکو اوسپر جبر کرنیکا استحقاق حاصل نہیں ہے۔ اسلئے اس کی جانب نکاح کی نسبت ہر طرح پر صحیح و درست ہے۔ نسبت کے لئے تو ادنے ملابست کافی ہوتی ہے اس کی بہت مثالیں پائی جاتی ہیں۔ جس طرح آیت مذکورہ میں ولی کا ذکر نہیں کیا گیا۔ اسی طرح گواہ اور مہر کا بھی ذکر نہیں کیا گیا۔ اور آیت مذکورہ کو لَا تَعْضُلُوْھُنَّ الیٰ آخرہ سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ نکاح کے بارہ میں ولی کو اختیار حاصل ہے۔ اسیواسطے اولیاء کو حکم دیا گیا کہ اگر عورت طلاق کے بعد رجوع کرنے کے لئے رضامند ہو تو اوس کو روکنا نہ چاہیئے

اس سے معلوم ہوا کہ ولی کو رد کرنے کا اختیار حاصل ہے آیت مذکورہ کا شان نزول بھی جو کہ صحیح بخاری وغیرہ میں مروی ہے۔ اسی پر دلالت کرتا ہے۔ یعنے معقل بن یسار صحابی نے ایک شخص کے ساتھ اپنی بہن کا نکاح کیا چند روز کے بعد اس نے طلاق دیدی پھر رجوع کرنے کا بھی ارادہ کیا۔ عورت بھی راضی ہوگئی لیکن معقل بن یسار جو کہ ولی تھے راضی نہوئے اور برہم ہو کر کہنے لگے کہ اسنے بلا وجہ میری بہن کو طلاق دی۔ میں ہرگز رجوع نکرونگا اس وجہ سے وہ رجوع نکاح ملتوی ہوا جب آیت مذکورہ نازل ہوئی تو رجوع عمل میں لایا گیا۔ اگر ولی کو اختیار نہوتا تو اللہ تعالےٰ یوں فرماتا کہ تم کو رد کرنے کا حق حاصل نہیں اسی طرح فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ الخ کی نسبت سمجھنا چاہئے اور حدیث الثیب احق بنفسہا من ولیہا۔ کی نسبت امام ابو عیسیٰ ترمذی نے تحریر فرمایا ہے کہ بعض اہل علم اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں کہ نکاح کے لئے ولی کی ضرورت نہیں۔ لیکن حدیث مذکور انکے مدعا پر دلالت نہیں کرتی کیونکہ منشا یہ ہے کہ نکاح کے لئے عورت کی رضامندی کا ہونا ضرور ہے ولی کو جبر و اکراہ کا حق حاصل نہیں۔ اگر جبراً اس کا نکاح کیا جاوے تو وہ فسخ ہو جاوے گا یہ کیونکر ثابت ہوا کہ ولی کی ضرورت نہیں۔ بلکہ عورت کی رضامندی اور ولی کی اجازت دونوں کا ہونا ضرور ہے۔ جن لوگوں نے ضروری نہونے پر استدلال کیا انکو لفظ احق سے جو کہ صیغہ تفضیل ہے اشتباہ واقع ہوا۔ حالانکہ یہ امر ظاہر ہے کہ مفضل اور مفضل علیہ دونوں اصل امر میں شریک ہوتے ہیں۔ مفضل کو گو نہ زیادتی ہوتی ہے بے شک عورت کی رضامندی مقدم ہے اسیلئے اوسکے واسطے لفظ احق فرمایا گیا اور اسکے بعد ولی کی اجازت اسلئے اوس کو مفضل علیہ قرار دیا گیا۔ لیکن اصل استحقاق میں ولی بھی شامل ہے۔ حدیث لیس للولی مع الثیب امر کا بھی یہی جواب ہے۔ باقی اسکے متعلق اختلافات کا بیان لائق نامہ نگار کے مضمون مندرجہ اہلحدیث ۲۶۔ نومبر میں مذکور ہے۔ اب رہی یہ بات کہ اگر ولی نہ پایا جاوے اور بادشاہ کے ولی ہونیکا بھی موقع نہ پایا جاوے تو اس کی صورت یہ ہونی چاہئے کہ مشورہ و صلاح سے کوئی سردار اور پنچ مقرر کیا جاوے۔ قال تعالیٰ وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا الخ

ہر چند کہ یہ آیت رفع نزاع بین الزوجین کے بارے میں ہے لیکن ولی کے متعلق بھی اس سے استدلال ہو سکتا ہے۔ شریعت مقدسہ نے ہم کو مشورہ کے لئے تاکید فرمائی ہے۔ مشورہ کی صورت یہی ہوتی ہے کہ ایک شخص کو میر مجلس اور سرپنچ قرار دیا جاتا ہے۔ اور باقی کو اراکین و مشیر تصور کیا جاتا ہے جو بات کثرت رائے سے تجویز ہوتی ہے اُس کو عمل میں لایا جاتا ہے ولی کے متعلق بھی یہی کارروائی عمل میں لانی چاہئے واللہ اعلم۔ راقم عبد الجبار عمرپوری کان اللہ لہ از دہلی۔ یکم دسمبر ۱۹۱۳ء۔

طبی سوال

التماس ناظرین اہلحدیث کی خدمت میں گذارش ہے کہ عرصہ ایک سال سے میری قوت باہ بہت کمزور ہوگئی ہے۔ جماع کا خیال آتا ہے تو فوراً انزال ہو جاتا ہے۔ منی بہت پتلی ہوگئی ہے جماع کے وقت عضو مخصوص پوری طاقت سے منتشر نہیں ہو سکتا۔ ذرا کام کروں تو دم چڑھ جاتا ہے۔ عمر تیس برس ہے۔ یکے از ناظرین اہلحدیث۔

جملہ ناظرین کی خدمت میں التماس

اگر کسی صاحب کو مفصلہ ذیل کتب کے ملنے کا پتہ معلوم ہو تو براہ نوازش بذریعہ اخبار اہلحدیث مطلع فرماویں۔ اور ہر ایک کتاب کی قیمت وغیرہ سے پوری طور پر تحریر فرما کر اخبار مذکورہ بالا کے ذریعہ اطلاع فرما دیں۔ جزاک اللہ تعالےٰ فی الدارین خیرا۔ والسلام

کتاب "شجرہ نسب قوم گھوہران"۔ "سوانح عمری نواب صدیق حسن خان صاحب مرحوم"۔ "فصل الخطاب لمقدمۃ اہل الکتاب" مصنفہ مولوی نور الدین صاحب بھیروی۔

ایڈیٹر۔ فصل الخطاب میرے پاس ہے مگر جلد میں ہے یہاں آکر دیکھ سکتے ہیں۔ سوانح نواب صاحب کا پتا۔ سعید المطابع بنارس محلہ دارانگر سے غالباً ملجائیگی۔

تقریظات

جامع العلوم المعروف ستینی ۳۳۶ صفحات کی ایک بسیط کتاب جس میں ساٹھ علوم کا مختصر مختصر بیان درج ہے۔ عربی سے اردو میں ترجمہ کی گئی ہے۔ یہ کتاب امام فخر الدین رازی کی تصنیف ہے اسکے ساتھ آخر میں شیخ بو علی سینا کے ایک رسالہ اقسام العلوم العقلیہ کا بھی ترجمہ کیا گیا ہے جو ۵۳ علوم پر مشتمل ہے۔ قیمت عہ ملنے کا پتہ:- مولوی عبد الرحیم عبد الرحمٰن پسران مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم تاجران کتب و مالکان کتب خانہ اسلامیہ لاہور مسجد چینیاں والی۔

اسلام اور علمائے فرنگ۔ اس (۴۸ صفحہ) رسالہ میں ۳۷ یوروپین اہل علم کی وہ رائیں درج کی گئی ہیں جو انہوں نے مقدس مذہب اسلام کی خوبیوں اور تعریفات میں لکھی ہیں۔ کتاب واقعی عمدہ اور قیمتی ہے۔ اس میں تاریخی معلومات بھی ہیں یہ کتاب اہل مذاق اور فن مناظرہ میں دلچسپی رکھنے والوں کے لئے کار آمد ہے لکھائی چھپائی اور کاغذ نہایت نفیس۔ اس کتاب کا نفع چونکہ مجروحین ترکی کے امدادی فنڈ میں دیا جائیگا اسلئے متمول اہل اسلام کو اس کے متعدد پرچے خرید کر سلطنت ترکی سے ہمدردی اور مؤلف سے حوصلہ افزائی کا ثبوت دینا چاہئے۔ قیمت ۲ر کا صرف ۱۶ نسخے۔ ملنے کا پتہ:- نیم سیدلیس ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر۔

فتاوے

س نمبر ۳۱ - زید نے ایک بی بی اور دو دختر اور ایک لڑکا - اور ایک لڑکا پہلی بی بی سے ہے - زید نے بعارضہ طاعون انتقال کیا - زید کی زوجہ نے مہر کا دعویٰ سرکار میں دائر کیا ہے حالانکہ زید کا باپ زندہ ہے اور زید کے والد نے اپنے ترکہ میں سے ایک حبہ بھی زید کو نہیں دیا - آیا زید کی منکوحہ زید کے والد سے مہر لے سکتی ہے یا نہیں؟ تیسرے زید کے اور دو برادر ہیں - جواب بدلائل حدیث و فقہ سے مرحمت فرمادیں۔
سائل - قمیز احمد و عزیز احمد سوداگران انجہاں تعلقہ آکولہ

ج نمبر ۳۱ - زید کا والد اگر مہر کا ضامن ہے تو اس سے لے سکتی ہے ضامن نہیں ہے تو نہیں لے سکتی - قرآن حدیث اور فقہ میں یہی حکم ہے - لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی - ہاں زید کی متروکہ جائداد ہو تو اس میں سے لے سکتی ہے

س نمبر ۳۲ - حلال جانور کے گوشت کو اگر چوہڑہ ہاتھ لگادے یا چھوٹے ٹکڑے کرے تو وہ گوشت مسلمان کو لیکر کھانا جائز ہے یا نہیں؟ (خریدار ۲۹۰۶)

ج نمبر ۳۲ - اسلام میں چھوت چھات نہیں چوہڑہ ہو - یا کوئی ظاہری ناپاکی سے ہاتھ پاک ہے تو کچھ حرج نہیں ناپاکی سے ہاتھ آلودہ ہے تو ناپاک ہے -

س نمبر ۳۳ - میت کو غسل دینے کے بعد میت کے پیشانی پر کلمہ لکھتے ہیں شرع شریف میں جائز ہے یا نہیں؟
دکترین محمد حسن پو پیرے مقام ورائی برگ جنوبی افریقہ

ج نمبر ۳۳ - شرع شریف میں ثابت نہیں اس لئے بدعت ہے -

س نمبر ۳۴ - کتے کے جفت سے بکری کو بچہ پیدا ہوا - شکل و صورت بالکل بکری کی سی ہے - کبھی بھونکتا ہے اور کبھی بکری کی آواز کرتا ہے - گوشت بھی کھاتا ہے اور گھانس بھی - کیا مذکور بکرے کو ذبح کر کے مسلمان کھا سکتے ہیں یا نہیں؟ (〃)

ج نمبر ۳۴ - بچہ مذکور دیکھنے میں اگر بکری معلوم ہوتا ہے یعنی دیکھنے والا اسکو بکری جانتا ہے - تو حلال ہے کتا جانتا ہے تو حرام -

س نمبر ۳۵ - وضو کے لوٹے میں پانی کے اندر ایک قطرہ پیشاب کا یا ایک چھینٹا گوہ کا گر گیا اگر کسی نے وہ نجاست کا پڑجانا دیکھا تو یہ پانی کیسا ہے؟ اگر نہ دیکھا تو کیسا ہے؟
(عبد القادر حیدر از سیالکوٹ)

ج نمبر ۳۵ - امام مالک کے مذہب میں پاک ہے جبتک ناپاکی سے متغیر نہ ہو - حدیث شریف میں قلتین کی قید آئی ہے - اس لئے ایک لوٹا پانی کا ناپاکی گرنے سے ناپاک ہو جائیگا -

س نمبر ۳۶ - بدعتی ابدالآباد دوزخ میں رہیگا - اور اسکو شفاعت کسی کی بھی نہ ہوگا - یہ کسی صحیح حدیث میں وارد ہے اور اللہ کی بخشش اسکو ہوگی یا نہیں؟ (〃)

ج نمبر ۳۶ - ایک حدیث میں یوں آیا ہے - بدعتی جب تک اپنی بدعت کو نہ چھوڑے اسکا کوئی عمل قبول نہ ہوگا - ابداً دوزخ میں رہنا مشرکوں کے لئے ہے - اوروں کے لئے میرے علم میں نہیں -

س نمبر ۳۷ - مسافر آیا مسجد میں بھوکا رہ گیا - مسجد والوں کو معلوم بھی تھا - تو انکی نماز قبول نہ ہونا کسی حدیث میں آیا ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو کب تک قبول نہ ہوگی؟ (〃)

ج نمبر ۳۷ - مسکین اور مہمان کا حق ضیافت ہے مگر نماز کا قبول نہ ہونا کسی روایت میں میں نے نہیں دیکھا -

س نمبر ۳۸ - مردے کا جنازہ مسجد میں یا صحن مسجد میں لاکر نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں - (〃)

ج نمبر ۳۸ - پڑھ سکتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھا حضرت ابوبکر حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے پڑھا - اسکے مخالف جو روایت ہے وہ صحیح نہیں (زیلعی ہدایہ ملاحظہ ہو)

س نمبر ۳۹ - قبرستان میں جاکر نماز جنازہ پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟ (〃)

ج نمبر ۳۹ - قبرستان میں جنازہ پڑھ سکتے ہیں - پنجوقتہ کا ذکر آگے آتا ہے -

س نمبر ۴۰ - قبرستان میں کسی وقت کی نماز یا پنجگانہ نماز پڑھنا کیسا ہے؟ (〃)

ج نمبر ۴۰ - الگ جگہ ہو جسمیں سامنے قبر پر سجدہ واقع نہ ہو تو نماز پڑھ سکتے ہیں قبرستان میں پڑھنے کی مخالفت اسی صورت میں ہے کہ ظاہر میں قبر کی پرستش کی صورت نظر آوے -

س نمبر ۴۱ - اسکی کیا وجہ ہے کہ جبراً طلاق لینے سے طلاق پڑجاتی ہے کیونکہ شوہر خوشی سے طلاق نہیں دیتا -

ج نمبر ۴۱ - جبراً طلاق کی صورت میں اختلاف ہے بہت سے اکابر علماء نفی کے قائل ہیں - انکے نزدیک طلاق نہیں ہوتی - (صحیح بخاری ملاحظہ ہو) جو وقوع کے قائل ہیں وہ حقوق العباد سمجھکر انتظامی طور پر واقع سمجھتے ہیں -

س نمبر ۴۲ - ایک شخص کا بدن کچھ عورت کا ہے کچھ مرد کا تو وہ کس کی جماعت میں نماز کیواسطے شامل ہوگا -

ج نمبر ۴۲ - اوپر کا جسم جیسا ہوگا -

س نمبر ۴۳ - دو مسجدوں کے درمیان ۹ گز بری کا فاصلہ ہے - تو اذان کس طرح ہونا چاہئے -

ج نمبر ۴۳ - اذان میں کوئی فرق نہیں -

س نمبر ۴۴ - جب آدمی نماز کیواسطے کھڑا ہو - تو دونوں پاؤں کے درمیان کسقدر فاصلہ ہونا چاہئے؟

ج نمبر ۴۴ - جتنے فاصلہ پر بلا تکلف انسان کھڑا ہو سکتا ہے - ساتھ والے کے ساتھ پاؤں ملاکر رکھو - اور خود بھی ایسا کھڑا ہو کہ دوسرا بھی تکلیف اٹھائے -

س نمبر ۴۵ - شیعوں کو کلام مجید کا ثواب پہونچانا جائز ہے یا نہیں -

ج نمبر ۴۵ - شیعہ مشرک نہیں تو پہونچ جائیگا -

س نمبر ۴۶ - ایک شخص نے بے خطا اپنی بیوی کو نکالدیا - اور رنڈی بلا نکاح کے رکھ لیا - اب اس کا بالغ لڑکا ماں کا ساتھ دے یا باپ کا اور باپ امیر آدمی ہے اور ماں کو سوائے بھیک مانگنے کے کوئی چارہ نہیں

ج نمبر ۴۶ - دونوں کا تابعدار رہے - ماں چونکہ مظلوم ہے اسکی زیادہ حمایت کرے - مگر باپ کی بے فرمانی بھی نہ کرے - سوا کسی گناہ کے کام کے -

س نمبر ۴۷ - شیعہ و مشرک کی دعوت قبول کرنا اور انکے یہاں کھانا پینا جائز ہے یا نہیں؟

ج نمبر ۴۷ - حلال کمائی سے دعوت ہے تو جائز ہے - رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم قبول فرمایا کرتے تھے -
۲ پائی داخل غریب فنڈ -

اطلاع عام

بارہا لکھا گیا ہے اور اب پھر لکھا جاتا ہے کہ مطبوعہ جواب کیلئے فی سوال ۲ پائی اور قلمی جواب کیلئے فی سوال ۳ پائی غریب فنڈ کیلئے آنی چاہئے -

* سوالات علمی [illegible] - (ایڈیٹر)

AsliAhleSunnet.com

انتخاب الاخبار

آریہ سماجی زندگی پر لیکچر

۸ دسمبر کو انجمن اہلحدیث امرتسر کے انتظام سے غازی محمود (دہرمپال) نے آریہ سماجی زندگی پر لیکچر دیا جلسہ کے صدر مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب تھے۔ آپنے شروع تقریر میں فرمایا کہ تھوڑا عرصہ ہوا۔ ایک شخص عمر الدین آریہ سماج سے واپس آیا تھا۔ اسکا جلسہ محلہ ڈاب کھٹیکاں میں ہوا گیا تھا عمر الدین مذکور نے اپنی تقریر میں کہا تھا۔ کہ مہاشہ دہرمپال (عبد الغفور) بھی عنقریب آنیوالے ہیں۔ یہ کہکر میں نے اسی وقت بدیہہ شعر پڑھا تھا ؎

یاں کو آنیکا مقرر قاصد ہوہ دن کرے
جو تو مانگے گا وہی دونگا خدا وہ دن کرے

فرمایا آج عمر دین اس جگہ ہوں یا کہیں سے وہ میری آواز سن پاویں تو انکا حق ہوگا کہ انعام کا مطالبہ کریں۔ یہکر مولانا موصوف نے یہ شعر پڑھکر جلسہ کا افتتاح فرمایا کہ ؎

منتظر تھیں جنکی آنکھیں جنکو دل مشتاق تھے
شکر ہے صد شکر اب وہ بام پر آنکلے ہیں

اس کے بعد لائق لیکچرار نے اپنی نو سالہ سرگذشت سنائی۔ یوم شدھی (۱۴ جون ۱۹۰۳ء) سے نومبر ۱۹۱۲ء تک کے واقعات اور اختلافات جو آریہ سماج کے ساتھ انکو ہوئے۔ اور جو جو خرابیاں انہوں نے سماج اور سماجک دہرم میں دیکھیں ان سب کو مجملاً بیان کیا جنکا انجام رسالہ ترک اسلام پر پہونچا۔

آپنے ایک لطیف بات کہی کہ میں ایک دوکان کا خوشنما سائن بورڈ دیکھکر اندر گیا تھا جسمیں لکھا تھا کہ اس دوکان میں فلاں فلاں ولایت کی عمدہ چیزیں ملتی ہیں۔ مگر اندر جاکر دیکھا تو سب کھوٹ پایا۔ اسلئے میں اس دوکان کے دروازے پر بیٹھا ہوں کہ یا تو اس سائن بورڈ کے مطابق اشیاء رکھا کرو۔ یا سائن بورڈ اُتار دو۔ بس آریہ سماج سے میری یہی لڑائی ہے کہ یا تو اپنے دعوے چھوڑو۔ یا دعووں کے مطابق دہرم بتلاؤ قریباً پونے دو گھنٹے لیکچر ہوا۔ با وجود یکہ مجمع بہت بڑا تھا۔ عمر رسیدہ خاموشی کے ساتھ بڑی دلچسپی سے لیکچر سنا۔ لیکچر کے بعد مولانا صدر جلسہ نے آپکا شکریہ ادا کیا۔ اور جلسہ برخواست ہوا۔ (نائب)

امداد مجروحانِ ترکی

سکرٹری صاحب انجمن اسلامیہ امرتسر اطلاع دیتے ہیں:-

بکار انجمن اسلامیہ امرتسر

مورخہ ۶ دسمبر ۱۹۱۲ء

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب اخبار اہلحدیث امرتسر

السلام علیکم۔ براہ مہربانی مضمون مندرجہ ذیل اپنے اخبار گوہر بار میں شائع فرماکر مشکور فرما دیں:-

انجمن اسلامیہ امرتسر نے آج تک مبلغ چودہ ہزار ایک سو تریسٹھ روپیہ ۱ر۶ پائی بذریعہ چندہ وغیرہ بابت امداد مجروحین و یتامی جنگ روم و بلقان فراہم کیا ہے۔ جسمیں سے ۳۱ اکتوبر کو تین سو پونڈ (۴۵ سو روپیہ) بذریعہ ہنڈوی اور ۷ نومبر کو دوسو پونڈ (تین ہزار روپیہ) بذریعہ تار خدمت میں رائٹ آنریبل سید امیر علی صاحب بالقابہم لنڈن روانہ کیا گیا۔ اور ۲۸ نومبر کو ایک سو پونڈ (پندرہ سو روپیہ) اور ۵ دسمبر کو دوسو پونڈ بذریعہ ہنڈوی معرفت سفیر صاحب انگلشیہ متعینہ قسطنطنیہ وزیر اعظم ترکی کی خدمت میں بھیجا گیا۔ نیز ۲۸ نومبر کو پانچسو روپیہ بذریعہ ہنڈوی مسٹر محمد علی صاحب ایڈیٹر کامریڈ کی معرفت ڈاکٹر مختار احمد صاحب انصاری کی خدمت میں واسطے اس فنڈ کی امداد کے جو ہندوستان سے ڈاکٹروں کی ایک جماعت لیکر عساکر عثمانیہ کے زخمیوں کے علاج کیلئے روانہ قسطنطنیہ ہوچکا ہے۔ بھیجا گیا۔ گویا اسوقت تک مبلغ بارہ ہزار پانچسو روپیہ روانہ کیا جا چکا ہے۔ آئندہ کیلئے انجمن ایسے چندہ کو وسیع پیمانہ پر فراہم کرنیکی کوشش کر رہی ہے۔

خادم المسلمین
میر حبیب اللہ (آنریری مجسٹریٹ) آنریری سکرٹری

(اہلحدیث:- دفتر اہلحدیث میں بھی جو چندہ آتا ہے۔ وہ بھی انجمن اسلامیہ امرتسر میں دیدیا جاتا ہے)

ترکِ وید
یعنی ویدوں کے چھوڑنے کی وجوہات
جنکی بنا پر غازی محمود (دہرمپال آریہ)
نے ویدوں کو چھوڑا۔ قیمت ۶ر
ملنے کا پتہ:- دفتر اہلحدیث امرتسر

کوئٹہ (بلوچستان) میں مقدمہ مسجد میں اہلحدیثوں کو آخری عدالت میں فتح ہوئی۔ نماز پڑھنے گئے تو فریق ثانی برسر جنگ ہوئے۔ لڑائی میں بصورت بلوہ فریقین کا چالان ہوا۔ عدالت نے فریقین کے بیانات سنکر ۹ دسمبر کو فریقین کو رہا کرکے استغاثہ کرنیکی ہدایت کی۔ مسلمانوں کو کب سمجھ آویگی۔ مجتہدے متفق ہیں اور حنفی لڑ رہی ہیں۔

اجودھیا۔ فیض آباد۔ میں گاؤ کشی پر سخت ہنگامہ ہوا۔ میونسپلٹی میں ہندو عنصر غالب ہے جنہوں نے اجودھیا میں بغرض فروخت گائے ذبح نہو۔ کا حکم دیا۔ بابو منوہر لال پریذیڈنٹ کے ہاں اپیل ہوئی۔ تو انہوں نے اسپر اضافہ کیا۔ کہ لحم البقر مطلق فروخت نہو۔ ہمیں سخت حیرانی ہے کہ جس بات پر گورنمنٹ انگریزی کو فخر ہے اور بجا فخر ہے۔ کہ وہ کسی قوم کے مذہبی جذبات کو صدمہ نہیں پہنچاتی۔ ہمارے برادران وطن (ہندو) ایسی روڑا اٹکاتے ہیں۔ خدا ہی مسلمانوں کا محافظ ہے۔ فساد ہوا۔ مقدمہ چل رہا ہے۔ خدا انجام بخیر کرے۔

جنگِ ٹرکی و بلقان کی برقی خبریں

دار الخلافت قسطنطنیہ کا ایک تار مورخہ ۱۹ نومبر بدیں مضمون موصول ہوا ہے۔ ترکی فوج اور بلغاری سپاہ میں شتلجہ کے مقام پر نہایت شدت کیساتھ لڑائی جاری ہے۔ بلغاری فوج کے جس ڈویژن نے بارکوس کی جانب سے افواج عثمانیہ کے میمنہ پر حملہ کیا تھا۔ اس کا کثیر حصہ تباہ ہوگیا۔ بحر اسود کے عثمانی بیڑہ نے سخت گولہ باری کی۔

صلح لنڈن ۱۰ دسمبر۔ یہ انتظام کیا گیا ہے۔ کہ ترکی اور بلقانی اتحادیوں کے درمیان جو صلح ہوگی۔ قرار پائی۔ اسکی شرائط ...

غازی محمود۔ بی۔ اے کا دوسرا لیکچر ۱۱ دسمبر کو کٹڑہ حکیماں میں بڑی رونق سے ہوا۔

AsliAhleSunnet.com

سلطنتِ عثمانیہ کی مستحکم حالت

ترکی ذرائع سے اظہارِ حقیقت

(از دفتر الہلال کلکتہ ۔ ۶ر دسمبر)

ایک فرانسیسی زبان کا تار الہلال کے دفتر میں کلکتہ سے ۵ر دسمبر کو پہنچا ہے۔ اسمیں بیان کیا گیا ہے۔ کہ ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ تازہ دم عثمانی فوج اسوقت شتلجہ میں موجود ہے سامان رسد اور سامان حرب بھی بکثرت ہے۔ ناظم پاشا کی آن تھک کوششیں واقعی تعجب خیز ہیں۔ جنگ کی حالت میں حیرت انگیز انقلاب واقع ہوگیا ہے۔ جبکہ التوائے جنگ کیلئے غنیم کی نامردانہ بیقراری سے ظاہر ہے۔ اور یقیناً یہ التوا سلطنت عثمانیہ کے لئے ازحد کارآمد ثابت ہوگا۔ اب دول یورپ صلح کیلئے بیتابی کا پیغام کر رہی ہیں مگر بلغاریا نے اس سے ہرگز ورا انکار کر دیا ہے۔ اور رعایا جس کی دلی خواہش ہے۔ کہ جنگ جاری رکھی جائے۔ بلغاریا کے طرزِ عمل کی موید ہے۔ غنیم نے اپنی ایک ہفتہ سخت کوششوں کے بعد (ناکام ہو کر) سقوطری کا محاصرہ چھوڑ دیا ہے۔ اور سخت نقصان اٹھایا ہے۔ اب سنا جاتا ہے۔ کہ دول یورپ میں سخت اختلافات پیدا ہوگئے ہیں۔"

مسئلہ بلقان

کی موجودہ حالت ہمعصر حبل المتین کے قسطنطنوی نامہ نگار کی روشنی ہمعصر حبل المتین کلکتہ کو قسطنطنیہ سے ایک تار مورخہ ۲ر دسمبر موصول ہوا ہے۔ جو مسئلہ بلقان کی موجودہ حالت پر ذیل کے الفاظ میں روشنی ڈالتا ہے۔

شتلجہ اور ایڈریانوپل میں مسلمانوں کی فوج دو لاکھ سے زاید ہے۔ ڈرونیکا میں بمقابلہ بلغاریان دس ہزار ترکوں کو ہتھیار ڈالدینے کی خبر بالکل بے اصل ہے یا ملیٹگریوں کا سقوطری میں بہت سخت نقصان ہوا۔ اسوقت تک تحادار بعد بلقان کا نقصان جان بقدر دو لاکھ نفوس کے۔ اور ترکی کا نقصان بقدر ایک لاکھ بیس ہزار نفوس کے ہوا ہے۔ جنگ سردست ملتوی ہے دول یورپ بلغاریا پر دباؤ ڈال رہی ہیں۔ کہ بلقانی اتحادیوں کے ساتھ صلح کرے۔ لیکن ترکی فوج اور ترکی قوم صلح کی مخالف ہے۔ مجوزہ شرائط صلح حسب ذیل ہیں: فریقین جنگ اُن مقامات اور ان مواقع پر جو اس وقت ان کے تصرف میں ہیں۔ قابض رہیں۔ مقدونیہ کو (باستثنائے چند مواقع) اور البانیہ کو (باستثنائے چند خطوط

ساحلی، دولت عثمانیہ کی شہنشاہانہ نگرانی میں آزادی عطا کیجائے تاوانِ جنگ کوئی فریق کسی کو ادا نہ کرے۔ بلکہ خسارہ جنگ خود برداشت کرے۔ البتہ قیدیوں کے مصارف بعد رد و بدل فریقین ایکدوسرے کو ادا کریں۔ بڑی یورپین جنگ کا خطرہ بڑھ چلا ہے۔ اور آسٹریا اور بلقانیوں کی لڑائی کا پہاڑ سر پر معلق ہے"

تازہ عربی اخبارات کے تراجم

سالونیکا پر ترکوں کا قبضہ

آنا صوفی حصارہ ۲۵ر نومبر بوقت ۱۰ ساعت صبح۔ سالونیکا کے قریب وجوار میں سخت معرکہ ہائے کارزار کے وقوع میں آنے کے بعد دولت عثمانیہ کی جانباز فوج سالونیکا پر دوبارہ قابض ہونے میں کامیاب ہوگئی۔ (المؤید)

(اہلحدیث) مسٹر ایسکوئتھ وزیر اعظم انگلستان نے کہا تھا۔ کہ سالونیکا پر یونانی قابض ہوگئے۔ اور قسطنطنیہ کے قبضہ کی خبر کوئی دم میں آیا چاہتی ہے۔ افسوس کہ مسٹر موصوف کی امید پوری نہ ہوسکی۔ قسطنطنیہ پر قابض ہونا تو کجا رہا۔ سالونیکا بھی عیسائیوں کے ہاتھ سے نکل گیا۔ کہاں ہے ہندوستان کا مسلم آزار اڈیٹر جو سلطان محمد خامس (خلد اللہ ملکہ) کو ترکی کا آخری تاجدار کہنے سے اپنا جی خوش کرتا تھا۔ افسوس اب اس کی خوشی بھی مبدل بہ غم ہوگئی ہوگی۔

ایام عید میں فتح مبین کی

آیاتِ بینات

دولت علیہ عثمانیہ کی وزارت داخلہ نے ۱۸ر نومبر کو سرکاری طور پر یہ خبر مشتہر کی۔ کہ جو خونریز جنگ شتلجہ کے خطوط مدافعت میں ۱۷ر نومبر کی صبح کو شروع ہوئی تھی۔ شام کو موقوف ہوگئی۔ غنیم کی وہ فوج جو ہمارے قلب لشکر اور میمنہ کے مقابل تھی سخت ہزیمت کھا کر پسپا ہوئی۔ دولت علیہ کی مظفر و منصور فوج نے دشمن کی تین توپخانہ کی باڑیوں کو تباہ کیا۔ (المؤید ۲۲ر نومبر)

جیش مغربی کے سپہ سالار نے اطلاع دی ہے کہ سقوطری کے قرب وجوار میں مسلم کوائی کے معرکہ میں دو دو دن تک افواج قاہرہ مصروف پیکار رہیں۔ بالآخر غنیم کو شکست فاش ہوئی بندوقوں اور دیگر ذخائر و آلات حرب کی ایک بہت بڑی مقدار بطور غنیمت ہاتھ آئی۔ دشمن کے دو ہزار سپاہی قعر دریا میں داخل ہوئے۔ اور ایک ہزار سے زیادہ مجروح ہوئے۔ ترکوں کا کوئی معتدبہ نقصان نہیں ہوا۔ (المؤید ۲۲ر نومبر)

مناستر پر بدستور ترک قابض ہیں

مناستر پر ابھی تک لڑائی جاری ہے۔ یہ خبر بے بنیاد ہے۔ کہ غنیم نے اس پر قبضہ کرلیا۔ دولت علیہ عثمانیہ کی فوج ظفر موج نے فلسیلیج کو غنیم سے واپس لے لیا ہے۔ اور اب کامیابی کے ساتھ توزانہ کیطرف بڑھ رہی ہے۔ (المؤید ۲۲ر نومبر)

شتلجہ میں مسلمانوں کی عظیم الشان فتح

بلغاریوں کی خوفناک شکست

(العدل الحمیدیہ)

ہمیں معتبر سرکاری و نیم سرکاری ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ قشون قاہرۂ عثمانیہ نے مختلف اطراف و جہات میں فتوحات عظیم حاصل کیں۔ بلغاریوں نے جب شتلجہ کے قلعوں پر آتش باری کرتے ہوئے بڑھنے کی کوشش کی۔ تو انہیں ایک شکست فاش دی۔ اور ان سے ذخائر رسد و حرب اس کثرت سے لوٹے جو انداز سے اور بیان سے باہر ہیں بہت سی توپیں بھی چھین لیں۔ ایک اور مژدہ جانفزا یہ ہے۔ کہ غربی عثمانی لشکر نے یونانیوں پر جو مقدونیہ و البانیہ میں سرگرم پیکار رہے ایک زبردست دھاوا کرکے انہیں ایک نہایت ہی خوفناک شکست دی۔ اور ان کی فوجی قوت کو پارہ پارہ کر دیا۔ اور ان سے فاسلیج اور قیامر کے مقامات واپس لے کر سرفیجہ کیطرف پیشقدمی کی +

ایک اور روح افزا بشارت یہ ہے۔ کہ عثمانی لشکر و نیچ اسقودرہ میں مانٹی نگرو پر حملہ کرکے ان کی جمعیت کو منتشر کر دیا۔ ان سے بہت سے ہتھیار اور سامان جنگ چھین لیا۔ ایک اور خوشخبری جس سے دل کھلے پڑتے ہیں یہ ہے کہ عثمانی فوج ظفر موج نے ایڈریانوپل میں قلعہ سے نکلکر دشمن پر ایک ایسا زبردست اور تباہ کن حملہ کیا کہ خوف کے مارے ان کو دن کو بال بھی سفید ہوگئے ہونگے اور انہیں انکی مورچوں سے منتشر کرکے بھگا دیا۔ (العدل ۱۱ر نومبر)

AsliAhleSunnet.com

تازہ شہادات

جناب حافظ محمد اسحاق محمد اسمٰعیل صاحب مئو ناتھ بھنجن سے لکھتے ہیں:۔ ایکمرتبہ آپ سے مومیائی منگوائی تھی بہت فائدہ ہوا اب آدھ سیر مومیائی بذریعہ وی پی بہت جلد بھیج دیں۔ یکم اکتوبر۔

جناب [illegible] بخش سراج الدین صاحبان ڈیرہ دون سے لکھتے ہیں [illegible] آپ سے مومیائی منگوائی تھی بہت مفید ثابت ہوئی براہ مہربانی ایک چھٹانک بذریعہ وی پی اور بھیجدیں۔ ۱۷ اکتوبر ۱۹۱۳ء

جناب سعد الدین حیدر صاحب مئو سے تحریر فرماتے ہیں کہ واقعی یہ آپ کی مومیائی امراض سینہ کے لئے بہت مفید ہے اس سے پہلے بذریعہ شفقتی فیض اللہ صاحب کی معرفت منگوائی تھی اب تین چھٹانک ارسال کریں۔

مومیائی

خون پیدا کرتی ہے اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل ودق دمہ کھانسی۔ تریزش اور کمزوری سینہ کو دفع کرتی ہو جریان ہو اور کسی وجہ سے جنگلی کمر میں درد ہو اس کیلئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے دماغ کو طاقت دینا اسکا معمولی کرشمہ ہے۔ چوٹ لگجائے تو تھوڑی سی کھالینے پر درد فوراً ہو جاتا ہے۔ بعد جماع کے استعمال کرنے سے پہلی حالت بحال رہتی ہے۔ مرد۔ عورت بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ قیمت فی چھٹانک عہ آدھ پاؤ کی ہے پاؤ بھر کی ٹے مع محصول ڈاک ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔

مومیائی ہمیشہ اس پتہ سے طلب کیا کریں

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

تازہ شہادات

جناب مولوی محمد اسحاق صاحب برتنگ کلکتہ سے تحریر فرماتے ہیں آپ سے ایک چھٹانک مومیائی طلب کی تھی اس اس عاجز کو بہت کچھ فائدہ ہوا۔ اس کارڈ کے ملاحظے [illegible] پاؤ بذریعہ وی پی بھیجدیں ۱۱۔ اکتوبر۔

جناب جمال صاحب ضلع بھاگلپور سے لکھتے ہیں۔ آپ کو لکھا تھا کہ اللہ پاک نے ہم کو صحت عطا کی تو آپکا مشتہر بنجاؤنگا اللہ سبحانہ تعالٰے نے ہمارے دماغ کے نقصان کو بیس برس بعد آرام دیا۔ [illegible] شکر اسکا ہے کہ آپ کی مومیائی میں اثر حقیقی والا ہے۔ اب براہ مہربانی چھ چھٹانک مومیائی بذریعہ وی پی بھیج دیں۔ ۳۔ اکتوبر ۱۹۱۳ء

عمدہ اور قابل دید کتابیں

تاریخ عثمانی یہ تاریخ سلطنت ترکی کی نہایت عمدہ اور مفصل تاریخ ہے۔ یہ کتاب ایک معتبر مصری سلمان فاضل مصنف کی عربی کتاب سے ترجمہ کیگئی ہے اور اسکی بڑی خوبی یہ ہے کہ اسنے ترکوں کی بحری تاریخ کو مفصل بیان کیا ہے۔ اور بتلایا ہے کہ ترکوں نے کیا کیا عظیم الشان فتوحات حاصل کی ہیں۔ عثمان اول سے آخری عثمان سلطان محمد خامس تک ۳۰ بادشاہوں کی رنگین تصویریں کمی ہیں۔ صفحات علاوہ تصاویر ۸۰۰ ہے قیمت عہ

تاریخ عرب ملک عرب کی مکمل تاریخ جسمیں قبل از اسلام زمانہ جاہلیت سے خیر القرون خلافت راشدہ تک خلافت بنی امیہ۔ خلافت عباسیہ اندلس کی آخری اسلامی اور پرشان وشوکت سلطنت کے حسرت آمیز حالات۔ عہ

تاریخ مراکش افریقہ کی قدیم اور زبردست سلطنت مراکش کی مفصل تاریخ مراکو کو سلطانوں کے شاندار حالات عربی اردو میں ترجمہ کیگئی ہے بحری تاریخ ہے صفحات ۲۰۸ عہ

نصف قیمت کی رعایت

حبیبی حمائل شریف مترجم

(مترجمہ شاہ عبدالقادر صاحب مرحوم دہلوی۔)

طول ۵ انچ عرض ۳۔ انچ نصف صفحہ عربی نصف اردو پہلے فہرست آخر میں لغات القرآن بطور فرہنگ عربی اور ترجمہ میں آیات کے نمبر سورتوار دیئے گئے ہیں۔ لکھائی چھپائی عمدہ جلد نفیس اور مضبوط ایسی حمائل پہلے کبھی طبع نہیں ہوئی۔ قیمت اصلی ہے رعایتی عہ علاوہ محصول

تازہ شہادت۔ یہ حمائل ایسی عمدہ ہے کہ جو اسے ایکبار منگاتا ہے۔ وہ زیادہ جلدیں طلب کرتا ہے چنانچہ ملاحظہ ہو۔

جناب مولوی نورالدین صاحب بن سلم غلام حیدر صاحب مرحوم زمیندار ضلع کٹک سے تحریر فرماتے ہیں۔ آپکا ارسال کردہ حمائل شریف کل کے روز ملا بہت ممنون کیجیے مہربانی فرماکر دو عدد حمائل شریف اور ارسال فرماویں۔ ۲۴۔ اگست ۱۳ء۔

شکوے وترانہ اقبال۔ بے نظیر نظمیں [illegible]

کریم اللغات اردو مع اضافہ ترمیم کامل جسمیں [illegible] سے ایک ہزار کے قریب ضروری الفاظ زیادہ کئے گئے ہیں۔ اردو خوان اصحاب کو اردو زبان میں [illegible] فارسی عربی کے مشکل الفاظ پیش آتے ہیں۔ تقریباً ان [illegible] کے معانی و تشریحات درج ہیں۔ نہایت مفید اور کارآمد کتاب ہے ۶/

تحفۃ النساء۔ ایک مسلمان لیڈی ڈاکٹر کی تصنیف ہے جسمیں عورتوں کے تمام امراض حیض۔ حمل۔ وضع استقاط حمل اور انکے امراض مع علاج بزبان اردو لکھے ہیں۔ ہر ایک متاہل گھر میں اسکا ہونا ضروری ہے۔ عمر

ضروری انگریزی الفاظ یعنی انگریزی زبان کے جو الفاظ آجکل اردو اخبارات میں بکثرت ہستعمال ہوتے ہیں انکو معانی و تشریحات اخبارات کے ناظرین کو فائدہ کی کتاب ہے۔ ۶/

پیغمبر نمبر اخبار زمیندار۔ اخبار زمیندار کا وہ خاص نمبر اور رنگین پرچہ جسمیں پیغمبر اسلام کی شاندار زندگی کے مقدس حالات پر ہندوستان کے شعرا اور زبردست اہل قلم کے مضامین اور نظمیں ہیں قیمت ۲/ (محصول ذمہ خریدار)

مندرجہ بالا کتابیں اس پتہ سے طلب کریں۔ **صاحب دائرہ علمیہ کٹڑہ قلعہ امرتسر (پنجاب)**

AsliAhleSunnet.com

برقی ست یعنی طاقت کا بکس

وہ لوگ جو بچپن کی غلط کاریوں یا فواحشات و مسکرات کی وجہ سے اپنی طاقت گنوا کر دنیا کی لذات سے محروم ہو چکے ہوں ان کے لئے اکسیر ہمارا مردمی کا بکس بفضل خدا گئی گذری طاقت کو از سر نو بحال کر دیگا۔ بڑھاپا اور جوانی کا فرق نظر آ جائیگا۔ ... مثل مسی ... سرعت انزال ... رقت جریان سرعت ... انگڑائی لینے سے ... اندھیرا سستی۔ کاہلی۔ بے مردگی۔ مایوسی عضو مخصوص میں کجی نرمی لاغری وغیرہ امراض کے لئے اکسیر ہے۔ آزمائیں اور دیکھیں کہ حکیم حاذق نے اس میں کس غضب کی تاثیر رکھی ہے جس کے استعمال سے بہت سے بے اولاد صاحب اولاد بن گئے ہیں۔ طاقت کے بکس میں تین شیشیاں ہیں۔ اس کے استعمال سے ست رگوں کا پانی بلا تکلیف خارج ہو جاتا ہے ... کی مالش سے عضو مخصوص میں تحریک پیدا ہوتی ہے۔ ۳ کے استعمال سے تمام اندرونی نقائص رفع جاتے ہیں۔ قیمت فی بکس تین روپے ۳ر

اکسیر چشم

یہ اکسیر جنگل کی جڑی بوٹیوں سے مرکب ہے۔ سرخی۔ دھند۔ غبار۔ جالا۔ پھولا وغیرہ پانی بہنا۔ ضعف بصارت کے لئے اکسیر ہے۔ فی تولہ ۸ر

بال اڑانیکا پوڈر

زائد از ضرورت بالوں کو فوراً اڑا دیتا ہے۔ ۲۔ اونس ۲ر

روغن بہار

یہ روغن بالوں کو معطر و معنبر بنانے کے علاوہ قوت دماغ کے لئے اکسیر ہے۔ بالوں کو قبل از وقت سفید ہونے سے بچاتا ہے۔ اسکے استعمال سے جہاں بال نہ ہوں پیدا ہو جاتے ہیں۔ قیمت ۸ر

دافع درد سر

درد سر اگرچہ کیسا ہی تکلیف دہ مرض ہے۔ اسکے استعمال سے جو کھانے اور لگانے پر مشتمل ہے کلی فائدہ ہو جاتا ہے۔ قیمت ۸ر

دو پیسہ کا ٹکٹ آنے پر طبی مشورہ مفت دیا جاتا ہے۔

جوہر معدنیات

جس کتب کے ناظرین اسکے بیشمار فوائد سے واقف ہونگے چند فوائد اس جگہ درج کئے جاتے ہیں اعلےٰ درجہ کا مقوی مبہی ہونے کے علاوہ سرعت۔ رقت۔ جریان اور کمزوری کو رفع کرتا ہے۔ دمہ کھانسی ریزش کو دور کرتا ہے۔ ... کھانے سے درد کا فور ہو جاتا ہے۔ بعد جماع دو رتی کھانے سے طاقت ... افزائش خون کے لئے اکسیر ہے گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتا ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتا ہے۔ قوت دماغ کے لئے تریاق اعظم ہے۔ لطف یہ کہ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتا ہے۔ قیمت فی چھٹانک ۱۲ر علاوہ محصول۔

ان تمام ادویات کی شہادتیں بہت ہیں۔ مگر عدم گنجائش سے درج نہیں ہو سکیں۔

المشتہر

منیجر دواخانہ شفاء الامراض قلعہ سٹریٹ امرت سر۔ (پنجاب)

ہمیشہ ... کا بیڑا پار ہے

۳۳/۵۲

حبوب ... ۔ درد کہنہ۔ سرفہ۔ ضیق النفس۔ تپ دق کیلئے اکسیر ہے۔ قیمت ۱۲ر

سرمہ منور ... چشم کے امراض کیلئے از حد مفید ہے خاصکر جالا۔ دھند۔ غبار۔ ککرے۔ پانی بہنا۔ پڑبال۔ سرخی چشم وغیرہ امراض کے لئے از حد مفید ہے۔ فی تولہ ۸ر

دوائی چنبل نہایت مفید ہے ایک یا ڈیڑھ ہفتہ کے استعمال سے ہمیشہ کے دکھ سے نجات ملتی ہے۔ قیمت بہت قلیل یعنے فی ڈبیہ ۸ر

دوائی جریان۔ حدت منی۔ حرارت بول و حرارت مثانہ کے لئے از حد مفید ہے گرم مزاجوں کیلئے اکسیر ہے۔ ۱۲ر

حبوب لاثانی۔ سرد مزاجوں کے لئے اکسیر ہے۔ سرعت انزال رقت منی اور دیگر کی عام شکایات کے لئے لاثانی ثابت ہوئی ہے۔ بدن کو تیار کرنا اسکا معمولی کرشمہ ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲ر

حبوب بواسیر۔ بادی۔ آبی۔ خونی۔ ہر قسم کی بواسیر کیلئے اکسیر ہے قیمت صرف ۱۲ر

المشتہر

حکیم خیر الدین کٹڑہ کرم سنگھ کوچہ راولان امرتسر

سیرۃ البخاری

امام المحدثین امام بخاری کی بے نظیر سوانح عمری قابل دید کتاب ہے قیمت ۱۲ر

حیات صلاح الدین۔ فاتح بیت المقدس سلطان صلاح الدین کی سوانح عمری۔ صلیبی لڑائیوں کی مفصل تاریخ قیمت فی نسخہ ۱۲ر

تقابل ثلاثہ۔ توریت انجیل اور قرآن کا مقابلہ دکھا کر بدلائل قرآن شریف کی فضیلت کا ثبوت عیسائیوں کی بحث کا انقطاعی فیصلہ مع محصول ڈاک ۸ر

صحیفہ محبوبیہ۔ قادیانی مشن کے رسالہ "صحیفہ آصفیہ" کا جواب مرزا صاحب کے الہامات کی تردید۔ ۴ر

جہاد وید۔ وید اور دھرم شاستروں سے جہاد کا ثبوت دیکر آریوں کی تردید کیگئی ہے۔

المشتہر

منیجر اہلحدیث امرتسر

روز بازار اسٹیم پریس امرتسر میں شیخ عبد العزیز پرنٹر نے چھاپا اور مولانا ابو الوفا ثناء اللہ ... نے شائع کیا

AsliAhleSunnet.com